کیا مصنفینِ صحاحِ ستّہ مُقلّد تھے؟

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر ملک التحریر حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی محدث بہاولپوری



اُویسیہ رضویہ پبلشرز ضلع میانوالی پاکستان

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ
راستہ اُن کا جن پر تو نے اِحسان کیا (کنزالایمان)

کیا مُصنّفینِ صحاحِ ستّہ مُقلّد تھے؟

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی
ملک التحریر حضرت علامہ محدث بہاولپوری

باھتمام

حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ بریلوی اُویسی

ناشر

اُویسیہ رضویہ پبلشرز ضلع میانوالی پاکستان

بِسمِ اللّٰہِ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ علیٰ رَسُولِہِ الکَرِیمِ

نام کتاب	----	کیا مصنفین صحاح ستہ مقلد تھے؟
مصنف	----	فیض ملت آفتاب اہلسنّت ملک التحریر حضرتِ علامہ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی
باہتمام	----	حضرتِ علامہ صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ بریلوی اُویسی رضوی
خصوصی تعاون	----	حضرتِ علامہ مولانا صاحبزادہ غلام نصیر الدین شاہ کاظمی (خواجہ آباد شریف)
کمپوزنگ	----	برٹش کمپیوٹر کالج میانوالی
پروف ریڈنگ	----	حضرت مولانا صوفی امیر عبداللہ قادری عطاری
سن اشاعت	----	رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ نومبر ۲۰۰۲ء
صفحات	----	۹۶
ناشر	----	اویسیہ رضویہ پبلشرز میانوالی
قیمت	----	۳۰ روپے

تقسیم کار

الرضا پبلک لائبریری

آستانہ عالیہ محمدیہ غوثیہ محلہ میانہ میانوالی شہر فون 31460-35811

مدینہ بک ڈپو مین بازار میانوالی

مکتبہ سلطانیہ لیاقت بازار میانوالی

عرض ناشر

فقیر کے علاقہ (میانوالی) میں غیر مقلدین حضرات سنی حنفی بریلوی حضرات کو اکثر تنگ کرتے رہتے ہیں۔ اور ترک تقلید کی طرف راغب کرنے کی سعی لاحاصل کرتے رہتے ہیں۔ اور ٹیڈی مجتہدین لوگوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ بخاری شریف سمیت صحاح ستہ کا بغور مطالعہ کریں۔ فقیر نے ضمناً ایک نشست میں پیرومرشد حضور قبلہ فیض الملت برکاتہم العالیہ سے ایک سوال کیا کہ کیا امام بخاریؒ مقلد تھے یا مجتہد تو حضور فیض ملت نے میرے ایک سوال کے جواب میں ۹۰ صفحات پر مشتمل کتاب تحریر فرما کر فقیر کی طرف روانہ کردی۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت قبلہ صاحبزادہ سید نصیر الدین شاہ صاحب کاظمی مدظلہ کو جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں الرضاء پبلک لائبریری کے ساتھ تعاون فرمایا اور یہ ضخیم کتاب منصۂ شہود پر آرہی ہے۔ حضرت قبلہ سید نصیر الدین شاہ کاظمی صاحب کے بھائی حضرت قبلہ سید معظم الدین شاہؒ حضرت قبلہ اویسی صاحب کے چہیتے شاگردوں میں سے تھے جو 26 فروری 2002ء کو انتقال فرماگئے ہیں۔ ہم اس کتاب کو حضرت قبلہ سید معظم الدین شاہ صاحبؒ کی ذات کی طرف منسوب کرتے ہیں اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق حضرت قبلہ سید نصیر الدین شاہ کاظمی کی عمرو عمل میں اپنی مخصوص برکات کا نزول فرمائے اور حضرت قبلہ سید معظم الدین شاہؒ کی قربت انور کو مہبط انوار بنائے (آمین) اور حضرت آفتاب اہلسنت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی کا سایہ تادیر عوام اہل سنت کے سروں پر قائم ودائم رکھے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین ﷺ

سگِ رضا اویسی محمد منصور شاہ بریلوی اویسی

مورخہ 17-06-2002

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

(پیش لفظ)

فقیر اویسی غفرلہ کے متعدد رسائل پیر طریقت علامہ سید محمد منصور شاہ صاحب مدظلہ (میانوالی) شائع کر چکے ہیں اور بھی مزید شائع کرنے کا پروگرام رکھتے ہیں اللہ انہیں اور اُنکے معاونین کو شاد کام رکھے۔ (آمین)

موصوف کا حکم ہوا کہ صحاح ستہ کے مصنفین کے متعلق ایک رسالہ ضروری ہے جسمیں اسلاف صالحین رحمہم اللہ کی تصریح ہو کہ وہ ائمہ اربعہ میں کس کے مقلد ہیں۔ فقیر نے مصروفیت کے باوجود یہ مختصر رسالہ تحریر کیا ہے اسکے ابتداء میں ایک مقدمہ اور آخر میں مقلدین مشائخ وائمہ کی فہرست کا اضافہ کیا ہے تاکہ تقلید کی اہمیت معلوم ہو۔ وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی خیر خلقہ نبینا الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ۔

بحث التقلید

تقلید لغت میں قلاوہ در گردن بستن بمعنی گلے میں ہار یا پٹہ ڈالنا کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں "التقليد العمل بقول الغير من غير حجه" یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ کی اطاعت کرنے کا نام تقلید نہیں اس لئے کہ انکا قول و فعل شرعی ہے کیونکہ تقلید میں یہ ہوتا ہے کہ دلیل شرعی کو نہ دیکھا جائے ہاں ہم حضور ﷺ کے اُمتی کہلائینگے اس طرح صحابہ کرام وائمہ عظام بھی حضور ﷺ کے مقلد نہیں بلکہ اُمتی ہیں۔

تقلید کی دو قسمیں ہیں شرعی و غیر شرعی تقلید شرعی احکامِ شریعت میں کسی کی پیروی کرنے کا نام ہے اور غیر شرعی دینوی باتوں میں کسی کی پیروی کرنے کو کہتے ہیں جیسے طبیب لوگ ابو علی سینا یا صرفی نحوی سیبویہ و خلیل وغیرہ کی اس طرح ہر پیشہ ور اپنے پیشہ میں اس فن کے ماہرین کی پیروی کرتے ہیں۔ (فائدہ) صوفیاء کرام جو اوراد و وظائف میں اپنے مشائخ کی پیروی کرتے ہیں اسے تقلید فی الطریقۃ کہا جاتا ہے۔

قاعدہ

تقلید غیر شرعی: اگر خلاف شرع ہو تو واضح ہے ورنہ جائز۔ آیات ذیل میں اسی تقلید غیر شرعی (جو خلاف شرع ہو) کی مذمت کرتی ہیں۔

۱۔ ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا واتبع هواه وكان امره فرطا۔

۲۔ وان جاهدك على ان تشرك بی ماليس لك به علم فلا تطعهما۔

۳۔ واذا قيلهم اتبعوا ماانزل الله قالوا بل نتبع ماالفينا عليه آباءنا اولو كان آبائهم لايعقلون۔

۴۔ واذاقیلهم تعالواالی ماانزل الله والی الرسول قالوا حسبنا ما وجدنا علیه آباء نا او لوکان آباء هم لایعلمون یشاء ولا یهتدون.

۵۔ ولا تطع کل حلاف مهین۔

احادیث مبارکہ میں بھی تقلید کی تصریحات ہیں۔

ان آیات کے علاوہ اور احادیث مبارکہ فقیر کے رسالہ "تقلید کا ثبوت" پڑھئے۔

قاعدہ

عقائد میں کسی کی تقلید جائز نہیں مثلاً اگر ہم سے کوئی پوچھے کہ توحید ورسالت وغیرہ عقائد تم نے کس کس طرح مانے تو ہم یہ نہیں کہینگے کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں بلکہ کہینگے کہ قرآن وحدیث واجماع امت میں تصریحات سے

چنانچہ ردالمحتار (شامی) میں ہے۔

(عن معتقدنا) ای عما نعتقده من غیر المسائل الفرعیه ممایجب اعتقاده علی کل مکلف بلا تقلید لاحدو هوما علیه اہل السنته والجماعته وهم الاشاعرة والماتر یدیته (بحث تقلید مع الافضل اعضوا امام فخر الدین رازیؒ مندرج قول کا بھی یہی مطلب ہے کماقال هذه الآیته تدل علی ان التقلید غیر کاف فی الدین (ای فی الاعتقادیات) وانه لابد من النظر والاستد لال۔ تفسیر کبیر زیرِ آیت (۲/۱۰) فاجره حتی یسمع کلام الله صریح احکام میں بھی تقلید نہیں ہوتی مثلاً پانچ نمازیں۔ نماز کی رکعاتیں۔ تیس روزوں میں نہ کھانا پینا وغیرہ وغیرہ ان میں یہ نہیں کہا جائیگا کہ ان مسائل میں ہم فلاں امام کے مقلد ہیں اس لئے کہ یہ ایسے احکام ہیں کہ ان میں قرآن واحادیث کی تصریحات موجود ہیں۔

﴿قاعدہ﴾

استنباط

جو مسائل قرآن وحدیث یا اجماع امت سے اجتہاد واستنباط وذریعہ بیان کئے ہیں ان میں غیر مجتہد کو تقلید کرنا واجب ہے۔

﴿فوائد﴾

ان قواعد سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے ہیں۔

ا۔ غیر مقلدین اور دیوبندو غیرہ کے اِس اعتراض کا رد ہو گیا جو کہ کہدیا کرتے ہیں کہ مقلد جب کسی دوسرے کا محتاج ہے تو پھر وہ دلائل سے مسائل کیوں نکالتا ہے۔ مثلاً ختم نبوت وخلافت علم غیب وغیرہ تو جواب ظاہر ہو گیا کہ ہم ان عقائد میں کسی مقلد نہیں اگرچہ امام ابو حنیفہ ان مسائل میں کچھ بھی نہ لکھتے تب بھی ہم ان عقائد کو مانیں گے۔

(۲) اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مقلد اپنے مسائل میں دلائل بھی پیش کر سکتا ہے اگرچہ ان دلائل سے مسائل کا استنباط نہیں کر سکتا۔

(۳) اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سوائے احکام جزو غیرہ دیگر مسائل میں تقلید نہیں ہوتی مثلاً دیابنہ اور وہابیہ شیعہ ومرزائیہ ودیگر مرتدین وارتداد میں ہم نے کسی کی تقلید میں انہیں کفر کا فتویٰ نہیں دیا بلکہ اُنکی ارتدادی عبارات کو دیکھکر اُنہیں خارج از اسلام کہا ہے۔

فائدہ : ہم عوام سب مقلد ہیں البتہ بعض ایسے قدسی صفات حضرات ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اتنی علمی لیاقت وقابلیت عطا کرتا ہے کہ وہ خداداد قابلیت ولیاقت سے قرآنی ارشادات ورموز کو سمجھ اور کلام الٰہی ومقصد کو پہچان سکتے ہیں۔ انہیں ناسخ ومنسوخ کا پورا علم ہوتا ہے۔ علم صرف ونحو وبلاغت وغیرہ میں انہیں پوری مہارت حاصل ہوتی ہے احکام کی تمام آیات اور احادیث پر اُنکی مکمل بصیرت ہوتی ہے۔ ذکی وفہیم حد درجہ ہوتے ہیں۔ ایسے حضرات کو

مجتہد کہا جاتا ہے۔ اور ایسے حضرات کو کسی کا مقلد ہونا منع ہوتا ہے اور ہمارے جیسے عوام کو مقلد ہونا ضروری۔

﴿فائدہ﴾

مجتہدین میں چھ طبقات ہیں۔

(۱) مجتہد فی الشرع ہے یعنی وہ حضرات جنہوں نے اجتہاد کرنے میں قواعد مرتب کئے جیسے ائمہ اربعہ (ابو حنیفہ، مالک شافعی، احمد بن حنبلؒ)۔

(۲) مجتہد فی المسائل ہے یعنی وہ حضرات جو ان انہی اصول میں مقلد ہو کر انہی اصول کے مسائل شرعیہ فرعیہ کا استنباط کرتے ہیں۔ جیسے امام ابو یوسف، امام محمد وغیرہ کہ یہ حضرات قواعد و اصول میں حضرت امام ابو حنیفہ کے مقلد ہیں اور مسائل میں خود مجتہد۔

(۳) مجتہد فی المسائل ہے یعنی وہ حضرات جو قواعد و مسائل میں مقلد ہیں لیکن وہ مسائل کہ جنکے متعلق ائمہ کی تصریح نہیں ملتی انکو قرآن وحدیث وغیرہ دلائل سے نکال سکتے ہیں جیسے امام طحاوی و قاضیخان وغیرہ۔

(۴) اصحاب تخریج ہے یعنی وہ حضرات جو اجتہاد تو بالکل نہیں کر سکتے ہاں ائمہ میں سے کسی مجمل قول کی تفصیل فرما سکتے ہیں۔ جیسے امام کرخی وغیرہ۔

(۵) اصحاب ترجیح ہے یعنی وہ حضرات جو امام صاحب کی چند مختلف روایات میں سے بعض کو ترجیح دے سکتے ہیں اس طرح امام صاحب اور صاحبین کے اختلاف میں کسی ایک قول کو ترجیح دے سکتے ہیں جیسے صاحب قدوری و صاحبِ ہدایہ وغیرہ۔

(۶) اصحاب تمیز ہے یعنی وہ حضرات جو ظاہر مذہب اور روایات نادرہ اس طرح قول ضعیف اور قوی القوی میں فرق بتا سکتے ہیں جیسے صاحب کنز و صاحبِ درمختار۔

یہ حضرات آپ سے اوپر والے حضرات کے مقلد ہونگے اور آپ سے نیچے والوں کیلئے مجتہد۔

مذکورہ بالا تحقیق سے غیر مقلدین کے مندرجہ سوال کے جوابات واضح ہوگئے مثلاً

(۱) بہت سے مسائل میں تم لوگ صاحبین کے قول پر فتویٰ دیتے ہو اور امام صاحب کے قول کو چھوڑ دیتے ہیں تو ہم کہینگے کہ اصول و قواعد میں امام صاحب کے مقلد ہیں اور چونکہ مسائل میں وہ خود مجتہد ہیں اس لئے اُنکے قول میں ترجیح مل جاتی ہے اس لئے اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ اس طرح بقایا مجتہدین کے اقوال لینے میں جواب ہوگا۔ اس طرح سے اب امام صاحب کے قول پر عمل ہوگا چونکہ ان حضرات نے جہاں بھی کسی قول کی ترجیح وغیرہ دی تو بھی امام صاحب کے قاعدہ واصل کے مطابق دی۔

(۲) اگر ان مجتہدین کا اپنا اجتہادی مسئلہ ہے تو وہ اصول میں اپنے امام مجتہد مطلق کے مطابق ہے۔ مثلاً امام طحاوی یا امام بخاری یا دوسرے ائمہ محدثین کے انفرادی مسائل مبنی بر اجتہاد ہیں تو اصول میں وہ اپنے امام مجتہد مطلق کے مقلد ہیں۔ اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ انکا کوئی علیحدہ مذھب ہے۔

لیکن افسوس تو ٹیڈی مجتہدین کا ہے کہ وہ مجتہد مطلق بنکر احکام شرعیہ کو توڑ مروڑ کر کے اپنی من مانی منواتے ہیں حالانکہ انہیں مجتہدین طبقات ستہ کی بھی صلاحیت نہیں۔ یہ چال اُنہوں نے غیر مقلدوں سے سیکھی ہے۔ فلہٰذا وہ بڑے بھائی ہیں اور یہ چھوٹے

اسلاف صالحینؒ :۔ اگر یہ ٹیڈی مجتہدین اسلاف کے دور میں ہوتے تو وہ انہیں منہ نہ لگاتے۔ اسلاف کا ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

حکایت نمبر ۱ :۔ ایک حنفی المسلک شخص نے ایک غیر مقلد (وہابیہ) لڑکی کو نکاح کا پیغام دیا اس لڑکی نے جواباً کہا کہ اگر تو اپنا مذہب چھوڑ دے تو بات بن سکتی ہے۔ یعنی امام کے پیچھے قرات اور

رکوع میں جاتے آتے رفع یدین کرے تو اس حنفی المذہب شخص نے یہ شرائط منظور کر لیں۔ اور نکاح ہو گیا، تو شیخ وقت حضرت امام ابو بکر جوزجانیؒ نے فرمایا نکاح تو ہو گیا۔ لیکن مجھے اس شخص کے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے کہ اس نے ایک عورت کی خاطر اس مذہب کی توہین کی کہ جس مذہب کو وہ آج تک سچ و حق سمجھتا تھا صرف ایک عورت کی خاطر اپنے مذہب کے خلاف کیا حضرت شیخ امام ابو بکر جوزجانیؒ کا کہنا بالکل درست ہے۔ اور صاف ظاہر ہے کہ جب استحکام ہی نہ رہا تو ایمان ہی جاتا رہا۔ کیونکہ مفاد پرست کا کوئی دین ایمان نہیں ہوتا۔ اس کا مقصود تو صرف مفاد ہوتا ہے۔ وہ مفاد جہاں اور جیسے مل جائے چاہے عورت کی شکل میں ہو یا کہ دولت کی شکل میں ہو آجکل بعض لوگ تین طلاق والی عورت کو غیر مقلدین کے فتوئی کا سہارا لے کر گھر میں رکھ لیتے ہیں وہ لوگ صریح حرام کاری کرتے ہیں۔ ان عورتوں سے جو اولاد پیدا ہو گی تو کیا وہ اولاد گستاخ و بے ادب نہیں ہو گی اور کیا ہو گی۔ جو لوگ غیر مقلدین (فرقہ وہابیہ) سے تین طلاقوں والی کا فتوئی لے کر اپنے گھر میں رکھ لیتے ہیں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ کیا وہ اس فتوئی پر بھی عمل کریں گے جو غیر مقلدین کے پیشوا مولوی ثناء اللہ امرتسری نے ایک سوال کے جواب میں دیا تھا۔ وہ سوال و جواب دونوں حاضر ہیں۔

غیر مقلد حکایت نمبر ۲ :۔ ایک شخص نے اپنے دادا کی بیوی سے نکاح کیا اور عورت منکوحہ سے ہمبستر ہو کر مجامعت (صحبت) کی اور اس منکوحہ کو حمل ٹھہر گیا اس حمل سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اور علماء شریعت اس بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں۔ نکاح ہوا یا نہ لڑکا کس جانب قرار دیا جائے گا۔ شوہر پر نان و نفقہ واجب ہو گا یا کہ نہ "جواب" بحکم لاتنکحوا مانکح اباء کم حقیقی والد کی منکوحہ سوتیلی والدہ سے نکاح کرنا تو منع ہے مگر جد (دادا) کی منکوحہ کی حرمت منصوص نہیں اس لئے نکاح مذکور صحیح ہو گا اور بچہ صحیح النسب (ثناء اللہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ ستمبر

۱۹۱۰ء ص ۲۷)۔

اسکے علاوہ ایسے مفاد پرست لوگوں کو غیر مقلدین کے دوسرے غلط عقائد و مسائل کو اپنانا چاہئے جبکہ یہ انکے بعض مسائل و عقائد کو سنکر نفرت کرتا ہے۔ تو اُن کے دوسے مسائل و عقائد سے نفرت ہے تو چاہئے محض نفسانیت کے تحت اُسے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ حالانکہ ٹیڈی مجتہدین کے اجتہادی مسائل اکثر ایسے ہیں جیسے غیر مقلدین کا حال ہے۔

ائمہ صحاح ستہ کس کے مقلد تھے :۔ مجھ سے سوال ہوا کہ امام محدثین و (بخاری، مسلم، ترمذی وغیرہم) مقلدین ہیں تو کس کے فقیر نے اُس کے جواب میں یہ مختصر تحریر لکھی کہ الحمد اللہ وہ حضرات بھی ہماری طرح مختلف ائمہ کے مقلد تھے۔ کیونکہ تقلید واجب ہے اور وجوب پر محدثین نہ عمل کرینگے تو اور کون کرے گا غیر مقلدین کی بد قسمتی ہے کہ وہ اسے حرام اور شرک وغیرہ کہتے ہیں اُن پر ہمارا سوال ہے کہ اگر تقلید ائمہ شرک اور ائمہ اربعہ میں سے کسی کا مقلد (معاذاللہ) شرک ہے تو غیر مقلدین کے اس اصول پر کوئی ایک حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ تمام احادیث ناقابل عمل ہو گئیں کیونکہ احادیث کو جمع کرنے والے محدثین کرام اکثر وبیشتر مقلد ہیں بعض امام شافعیؒ کا مقلد ہے تو کوئی امام اعظم، امام ابو حنیفہؒ کا مقلد ہے جبکہ بعض امام احمد بن حنبلؒ کا مقلد ہے ایسے ہی کوئی حضرت امام مالکؒ کا مقلد ہے۔

اسکی تفصیل میں تطویل ہے فقیر اس رسالہ میں صحاح ستہ کے مصنفین (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ نسائی کی تصریحات از متعبر حوالہ جات عرض کرتا ہے۔ سب سے پہلے امام بخاریؒ کے متعلق حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

امام بخاری رحمتہ اللہ :۔ امیر المومنین فی الحدیث امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی متوفی ۲۵۶ھ رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت امام قسطلانی تاج الدین سبکی کے حوالہ سے لکھتے

ہیں وقد ذکرہ ابو عاصم فی طبقات اصحابنا الشافعیہ ، ابو عاصم نے امام بخاری کو ہمارے طبقات شافعیہ میں بیان کیا ہے (ارشاد الساری جلد اص ۳۶ شہاب الدین احمد قسطلانی)

۲۔ امام تاج الدین سبکی لکھتے ہیں وسمع بمکته عن الحمیدی وعلیه تفقه عن الشافعی۔ یعنی امام بخاری نے مکہ میں حمیدی سے سماع کیا اور ان ہی سے فقہ شافعی پڑھی۔ (امام تاج الدین المتوفی ۱۷۷ھ طبقات الشافعیہ الکبریٰ جلد ۲ ص ۳)۔

۳۔ غیر مقلدین کے معتمد علامہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے لکھا ہے۔ "یہاں اس بات پر توجہ دلانا ضروری ہے کہ یہ جو مشہور ہے اور بعض تذاکر حیات میں بھی لکھا ہوتا ہے کہ مثلاً امام بخاری شافعی تھے۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ منسوب بہ شافعی تھے کیونکہ امام شافعی ہی کے اصولِ فقہ اور تشریح) کو پیش نظر رکھ کر اجتہاد کرتے تھے ورنہ در حقیقت وہ اصحاب حدیث (محدث جامع احادیث) میں سے تھے"۔ (حاشیہ حجتہ اللہ البالغہ اوّل ص ۲۸۶)۔

فائدہ :۔ الکتاب بخاری کے مرتب امام اسماعیل بخاریؒ محدث مرتب احادیث ہوتے ہوئے بھی امام شافعی سے منسوب تھے امام شافعی کے اصول فقہ کو پیش نظر رکھ کر اجتہاد کرتے تھے یعنی بالا صالتہ تھے وہ مقلد لیکن مسائل اجتہاد کرتے لیکن امام کی تقلید میں چنانچہ الانصاف فی بیان سب الاختلاف مصنفہ شاہ ولی اللہ دہلوی مطبوعہ مکتبہ اشیق استنبول ترکیہ ص ۲۱ پر محدث جلیل امام محمد بن اسماعیل بخاری کو شافعی لکھا۔

فائدہ :۔ ہم شاہ ولی اللہ دہلوی کے حوالہ جات اس لئے بالخصوص نقل کر رہے ہیں کہ وہ ہمارے مخاطب غیر مقلدین کے معتمد ہیں۔

۵۔ شاہ ولی اللہ دہلوی صاحب عقد الجید ص ۵۶، ۵۵ مطبوعہ کراچی میں فرماتے ہیں "امام اعظم ابو حنیفہ ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل ان مذاہب کے چاروں ائمہ کے علم نے سارے

جہان کا احاطہ کیا ہوا ہے (کوئی امام و عالم ان کا ہم پایہ نہیں"۔

٦۔ لامع الدرادی علیٰ جامع البخاری کے مقدمہ ص ١٥ پر لکھا ہے کہ علامہ امام قسطلانی، علامہ امام تاج الدین السبکی نے کہا کہ امام بخاری جامع صحیح بخاری امام شافعی کے مقلد تھے (بحوالہ طبقات الشافعیہ الکبرے ٢١)

٧۔ علامہ امام تاج الدین السبکی المتوفی ٧٧١ء طبقات الشافعیہ الکبریٰ جلد ٢ میں ایک جگہ یوں لکھتے ہیں ذکر ابو عاصم العبادی اباعبدالله فی کتابه الطبقات وقال سمع من الزعفرانی و ابی ثور الکرابلسی قلت و تفقه علی الحمیدی وکلهم من اصحاب الشافعی۔ ابو عاصم عبادی نے امام بخاری کا ذکر اپنی کتاب طبقات الشافعیہ میں کیا ہے اور کہا ہے امام بخاری نے زعفرانی، ابو ثور اور کرابلسی سے سماع کیا ہے اور میں کہتا ہوں انہوں نے حمیدی سے فقہ پڑھی ہے اور یہ سب امام شافعی کے شاگرد تھے۔ حافظ ابو عاصم المتوفی ٣٥٧ھ کی ولادت امام بخاری کے وصال سے ٹھیک سو سال بعد ہوئی ان کا زمانہ امام بخاری کے بہت قریب تھا وہ لکھتے ہیں کہ امام بابخاری شافعی المذہب تھے۔

٨۔ غیر مقلدین وہابیہ کے پیشوا اور مفسر و محدث نواب صدیق حسن خان بھوپالی مدینۃ العلوم سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ولنذكر بعد ذالك نبذ امن ائمته الشافعيته ليكون الكتاب كامل الطرفين حائز الشرفين وهو لا ، صفان احمد هما من تشرف بصحبته الامام الشافعی وال اخرمن تلا میذ تهم من الائمته اما الاول فمنهم احمد الخلال و ابو جعفر البغدادی واما الصنف الثانی فمنهم محمدبن ادریس ابو الحاتم الرازی و محمدین اسماعیل البخاری و محمدبن علی الحکیم الترمذی۔

ترجمہ :۔ اور ہمیں چاہئے اب کچھ ائمہ شافعیہ کا تذکرہ کریں تاکہ ہماری کتاب حنفی اور شافعی

دونوں طرفوں کی جامع ہو جائے اور ائمہ شافعیہ دو قسم پر ہیں ایک وہ جو امام شافعی کی صحبت سے مشرف ہوئے جیسے احمد خلال اور ابو جعفر بغدادی، دوسری قسم کے ائمہ شافعیہ وہ ہیں جیسے محمد بن ادریس رازی، محمد بن اسماعیل البخاری، (ابجد العلوم بحوالہ مدینۃ العلوم ص ۸۱۱)

فائدہ :۔ ہم نے غیر مقلدوں کو وہ گواہ پیش کر دیئے ہیں جنہیں وہ اپنے مذہب کا ستون مانتے ہیں (۱) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۲) صدیق حسن بھوپالی۔

لطیفہ :۔ امام شافعیؒ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ریزہ خوار ہیں چنانچہ حافظ ابو بکر احمد بن علی الخطیب بغدادی المتوفی ۴۶۳ھ لکھتے ہیں یوں تو امام شافعی کے فن حدیث اور فقہ میں اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن جس شخصیت کا رنگ ان میں سب سے زیادہ نظر آتا ہے۔ وہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے شاگرد رشید امام محمد بن حسن شیبانی ہیں علامہ حصکفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام محمد کے مشہور تلامذہ میں سے ایک امام شافعی ہیں امام محمد نے امام شافعی کی والدہ ماجدہ سے شادی کی اور اپنا تمام مال اور تمام کتابیں امام شافعی کے حوالہ کر دیں۔ اور امام محمد کی تصانیف کے مطالعہ ہی سے ان (امام شافعی) میں فقاہت کا ملکہ پیدا ہوا اور امام محمد کے اسی فیضان سے متاثر ہو کر امام شافعی نے کہا تھا جو شخص فقہ میں نام کمانا چاہتا ہو وہ امام ابو حنیفہ کے اصحاب سے استفادہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں (تلامذہ و اصحاب امام اعظم ابو حنیفہ) پر استنباط مسائل اور استخراج احکام کی راہیں کشادہ کر دی ہیں امام شافعی نے کہا قسم بخدا مجھے فقاہت ہر گز نصیب نہ ہوتی اگر میں امام محمد بن شیبانی (تلمیذ امام اعظم ابو حنیفہ) کی کتب کا مطالعہ نہ کرتا ملخصاً (تاریخ بغداد جلد ۲ ص ۱۶۶/ ۱۶۴)

۱۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کو غیر مقلدین نے وہابی ثابت کرنے کی کوشش کی فقیر نے ان کے رد میں ضخیم دو جلدوں میں ثابت کیا کہ شاہ ولی اللہؒ اپنے اسلاف کے عقائد و معمولات پر تھے غیر مقلدین کی خیانتیں بھی واضح کیں کتاب کا نام، مسلک شاہ ولی اللہ ہے اویسی غفرلہ

نواب صدیق حسن بھوپالی نے لکھا کہ قال الشیخ تاج الدین السبکی فی طبقاته کان البخاری امام المسلمین وقد وۃ المومنین و شیخ الموحدین والمعول علیه فی احادیث سید المرسلین قال وقد ذکره اجر عاصم فی طبقات اصحابنا الشافعیته۔ (الحط ص ۱۲۱ مطبوعہ کان پور)

نواب صدیق حسن خان والی بھوپالی سر کردہ غیر مقلدین کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ امام بخاری علیہ الرحمتہ مقلد تھے اور شافعی المذہب تھے۔

۲۔ علامہ قسطلانی شارح بخاری ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد اول ص ۲۱ مطبوعہ نولکشور میں لکھتے ہیں۔ وقد ذکره اجر عاصم بن طبقات اصحابنا الشافعیته یعنی امام بخاری کو ابو عاصم نے اصحاب شافعی سے شمار کیا ہے۔

۳۔ علامہ تاج الدین سبکی طبقات الشافعیۃ الکبریٰ جلد ثانی ص ۴ میں امام بخاری کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ ذکر ابو عاصم البعادی اباعبد الله فی کتابه۔الطبقات وقال سمع من الزعفرانی وابی ثور والکرابیی قلت وتفه علے الحمیدی وکلهم من اصحاب الشافعی ابو عاصم عبادی نے ابو عبداللہ (بخاری) کو اپنی کتاب طبقات الشافعیہ میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ امام بخاری نے زعفرانی اور ابو ثور اور کرابیی سے سماع کیا ہے اور یہ سب امام شافعی کے شاگردوں میں سے ہیں۔

بخاری شریف :۔ اسکے علاوہ باقی صحاح ستہ اور دیگر محدثین کی تصانیف کہ انہوں نے اپنی تصانیف کے ابواب اپنی فقہ پر مرتب کر کے اسی کے مطابق روایات لائے ہیں۔ امام بخاری تمام پڑھ جایئے اسمیں جابجا امام شافعی رحمتہ اللہ کی فقہ کے مطابق روایت لائی گئی ہیں جہاں امام بخاری وغیرہ کا اپنا اجتہاد ہے تو اصول امام شافعی کے مطابق ہے۔

فقیر نے مجتہدین کی قسمیں ابتداء میں لکھی ہیں تو مجتہد مطلق کے مقلدین اِس کے اصول پر ہی اجتہادی مسائل لاتے ہیں امام طحاوی حنفی ہو کر گاہے گاہے اپنے اجتہاد کو لاتے ہیں لیکن اصول امام ابو حنیفہ کے ہوتے ہیں۔

لطیفہ :۔ از اوّل دور تا حال ابواب کی ترتیب سب سے پہلے امام ابو حنیفہ نے دی ہے اِس طریقہ میں تمام مصنفین امام ابو حنیفہ کے خوشہ چین ہیں۔

آخری حوالہ :۔ ایک جامع حوالہ ملاحظہ ہو۔ الانصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۸۱، ۸۲ مطبوعہ لکھنو میں شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ فمن مادة مذہبا كتاب الموطا وهوان كان متقلداً على شافعى فان الشافعى بنى عليه مذهبه صحيح بخارى وصحيح مسلم و كتب ابى دائود و الترمذى وابن ماجه والدارمى ثم مسند الشافعى وسنن نسائى وسنن دارقطنى وسنن بيهقى و شرح السنته البغوى امام البخارى فانه و ان كان نسبتاً الى الشافعى موافقاً له فى كثير من الفقه فقد خالفه ايضافى كثير ولذ الك لايعد ماتفرد به من مذبب الشافعى واما ابودائود والترمذى فهما مجتهد ان منتسباًالى احمد و اسحاق وكذالك ابن ماجه والد ارمى فيما نرىٰ والله اعلم! واما مسلم وابو العباس الاصم جامع مسندالشافعى والذين ذكر ناهم بعده فهم منفردون لمذبب الشافعى يتا ملون دونه انتہا۔

ترجمہ :۔ امام شافعی کے مذہب کی اصل کتاب موطا ہے اگرچہ وہ شافعی سے پہلے کی ہے، لیکن شافعی نے اس پر اپنے مذہب کی بناڈالی ہے اور نیز اُن کے مذہب کی اصل یہ کتابیں ہیں۔ صحیح بخاری صحیح مسلم، ابو داوٗد، ترمذی، ابن ماجہ دارمی، پھر مسند شافعی، اور سنن نسائی دار قطنی، سنن بیہقی اور

بغوی کی شرح السنہ، ان میں سے بخاری اگرچہ منسوب الشافعی، اور بہت سی فقہ میں اُن کے موافق ہے پھر بھی بہت سی باتوں میں اُن کے خلاف کیا ہے اور اسی وجہ سے جن مسائل میں وہ علیحدہ ہوئے ہیں وہ مسائل امام شافعی کے مذہب سے شمار نہیں ہوتے اور ابو داؤد ترمذی دونوں مجتہد ہیں اور منسوب امام احمد اور اسحاق کی طرف اور اسی طرح ہمارے خیال میں ابن ماجہ اور دارمی ہیں۔ واللہ اعلم۔

اور مسلم اور ابو عباس جس نے مسند شافعی اور کتاب اُم کو جمع کیا اور وہ لوگ جن کا ذکر ہم نے بعد مسند شافعی کے کیا ہے (یعنی امام نسائی، امام دار قطنی، امام بیہقی، امام بغوی) وہ لوگ محض مذہب شافعی کے مقلد ہیں اور اسی پر جمے ہوئے ہیں شاہ صاحب کی اس عبارت نے اور بھی واضح کر دیا ہے کہ محدثین کرام سب کے سب مقلد تھے۔

اساتذہ مقلد :۔ عموماً اساتذہ کے مذہب کا اثر تلامذہ پر ہوتا ہے امام بخاری کے اساتذہ کی اجمالی فہرست ملاحظہ ہو۔ اِس سے ثابت ہو گا کہ اساتذہ مقلد ہیں۔ تو امام بخاری تقلید سے خالی نہیں رہ سکتے۔

امام بخاری کے اساتذہ کے طبقات

امام بخاری کے اساتذہ کی تعداد تو بہت زیادہ تھی لیکن جنکی حدیثیں اُنہوں نے اپنے پاس لکھیں تھیں اُنکی مجموعی تعداد ایک ہزار آٹھ ہے اور یہ سب مصنفین حدیث تھے۔

اساتذہ بخاری پانچ طبقات میں منقسم ہیں۔

طبقہ اولیٰ :۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تابعین سے روایت کی جیسے محمد بن عبد الانصاری جس نے حمید طویل سے روایت کی۔ مکی بن ابراہیم اُنہوں نے یزید بن ابی عبید تابعی سے روایت کی اور ابو

عاصم بن حنبل اُنہوں نے یزید بن ابی عبید سے روایت کی۔ عبید اللہ بن موسیٰ اُنہوں نے اسماعیل بن خالد سے روایت کی ابو نعیم انہوں نے اعمش سے روایت کی بن یحیٰ اُنہوں نے عیسیٰ بن طھمان سے روایت کی اور علی بن عباس عصام بن خالد اُنہوں نے صریز بن عثمان سے روایت کی۔ اِن حضرات کے شیوخ تابعین سے ہیں۔

طبقہ دوم :۔ اِن اساتذہ کے معاصر لوگ تھے لیکن اِن کو تابعین سے شرفِ روایت حاصل نہیں ہوا جیسے آدم بن ابی ایاس۔ عبد اللہ علی بن مسہر سعید بن ابی مریم ایوب بن سلیمان بن بلال وغیرہ ہوں گے۔

طبقہ سوم :۔ یہ طبقہ بخاری کے متوسط اساتذہ کا ہے انہوں نے تابعین حضرات سے علم نہیں لیا بلکہ تبع تابعین کے شاگرد ہیں۔ لیکن تبع تابعین بھی اکابر تبع تابعین ہیں جیسے سلیمان بن حرم، قیبہ بن سعید و نعیم بن حماد، علی بن المدینی، یحیٰ بن سعید احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، ابو بکر و عثمان ابن ابی شیبہ۔ امام مسلم بھی ان حضرات کے شاگرد ہیں لیکن پہلے دو طبقوں کی شاگردی سے محروم ہیں۔ طبقہ چہارم :۔ ان کے ہم سبق یا متقدم ساتھی جنہوں نے ان اکابر سے علم حاصل کیا جن سے بخاری نے بھی علم حاصل کیا۔ جیسے محمد بن یحیٰ ذہلی ابو حاتم رازی محمد بن عبد الرحیم، عبد بن حمید و غیر ہم۔ ان حضرات سے امام بخاری نے وہ حدیثیں روایت کی ہیں جنکو کسی وجہ سے اپنے اساتذہ کبار سے نہ سن سکے تھے۔ یا اپنے کسی استاد سے سنی نہ تھی اور ان سے سنی۔

طبقہ پنجم :۔ یہ لوگ عمر میں امام بخاری کے تلانذہ کے ہم عمر تھے اور اسناد میں بھی شاگردوں کے ہم مرتبہ تھے ان لوگوں سے بخاری نے فائدہ کیلئے حدیثیں سنیں جیسے عبد اللہ بن حماد آحلی، عبد اللہ بن ابی العاص خوارزمی حسین بن محمد قبانی و غیر ہم۔ ان سے بہت کم حدیثیں تحریر کی ہیں۔

اسکی وجہ وہ روایت ہے جو حضرت وکیع سے مروی ہے کہ کوئی شخص عالم نہیں ہو سکتا جبتک کہ اپنے سے بزرگ اور اپنے برابر اور اپنے سے کم سے روایت نہ کرے اور خود بخاری کا مقولہ ہے کہ محدث صاحب کمال نہیں ہو سکتا جبتک کہ اپنے سے بڑے اور برابر اور کم تر سے روایت نہ کرے۔

نوٹ :۔ تاریخ شاہد ہے کہ یہ تمام حضرات ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی امام کے مقلد ہیں۔ انہی کی امام بخاری پر بھی تقلید کی چھاپ ہے۔

امام مسلم :۔ یعنی صحاح ستہ کے نمبر ۲ کے مصنف امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج المتوفی ۲۶۱ھ آپ امام بخاری وامام احمد بن حنبل کے شاگرد ہیں ابن حجر عسقلانیؒ نے آپکے اساتذہ میں سے محمد بن یحیٰ۔ اسحاق بن راہویہ عبداللہ بن مسلم القعبی۔ احمد بن یونس۔ یربوعی۔ اسماعیل بن اویس ۔ سعید بن منصور، عون بن سلام، داؤد بن عمرو، ہیثم بن خارجہ شیبان بن فروخ قدست اسرارھم کے اسماء پائے جاتے ہیں (تذکرہ الحفاظ ص ۲۵۵ ج ۲) یہ تمام حضرات تقلید کے نہ صرف قائل بلکہ پابند تقلید تھے۔

امام ترمذی وابو داؤد وابن ماجہ ودارمی :۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ان محدثین کو متبعین (امام احمد حنبل لکھا ہے۔ (الانصاف فی سبب الاختلاف ص ۲۵)

امام ترمذیؒ دوسرے محدثین سے کئی طریق سے امتیازی شان رکھتے ہیں۔

۱۔ اپنی کتاب ترمذی میں تمام مذاہب مروجہ کو باوقعت الفاظ سے یاد فرماتے ہیں امام بخاری وغیرہؒ کی طرح تحقیرانہ طور پر بعض الناس کا لفظ استعمال نہیں فرماتے۔ یہ انکی مقلد ہونے کی زبردست اور مضبوط دلیل ہے کہ وہ اپنے نزدیک ہر مذہب کو حق سمجھتے ہیں۔

۲۔ شافعی المذہب ہونے کے باوجود حنفیت کی تائید کھل کر فرماتے ہیں اگرچہ نام نہیں لیتے مثلاً

فرمایا کہ شدت گرمی میں تاخیر نے اہل علم کی ایک جماعت یعنی حنفیہ قائل ہیں اور اسی کو ترجیح ہے او امام شافعی نے جو قید لگائی ہے کہ یہ دور سے آنے والوں کے لئے ہے یہ غلط ہے اس لئے ابو ذرؓ کی حدیث حالت سفر کی موجود ہے جبکہ اس وقت تمام حضرات ایک جگہ موجود تھے پھر بھی حضور سرور عالم ﷺ نے حضرت بلالؓ کو فرمایا یا بلال ابرد۔ یا بلال ابرد، اے بلال ٹھنڈا کرو اے بلا ٹھنڈا کرو اسکے علاوہ بھی او متعدد مثالیں ہیں جو ہم نے شرح ترمذی میں عرض کر دی ہیں۔

امام ابو داؤد علیہ الرحمتہ

الامام ابوداؤد سلیمان بن الاشعت اعده الشیخ ابو اسحاق شیرازی فی طبقات الفقها ومن جملته اصحاب الامام احمد و اختلف فی مذهبه فقیل حنبلی و قید شافعی۔ (الحطہ ص ۱۲۵ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب)

یعنی امام ابو داؤد مقلد تھے، حنبلی تھے یا شافعی، بعض انہیں حنبلی کہتے ہیں اور بعض شافعی بہر حال مقلد تھے۔

۲۔ ابو دائود سلیمان بن اشعث سجستائی صاحب السنن (متوفی ۲۷۵ھ) مرد را رر مذہب او ختلاف است بعضے گویند کہ شافعی بود و بعضے گویند حنبلی

(بستان المحدثین مصنف شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ص ۱۰۸)

۳۔ طبقات الشافعیہ الکبرے جلد ثانی ص ۴۹ میں تاج الدین سبکی فرماتے ہیں۔

قال شیخناالذهبی رحمته الله تفقه ابودائود احمد بن حنبل ولازمه مدة

امام سبکی کہتے ہیں کہ میرے شیخ علامہ ذہبی نے کہا کہ امام ابو داؤد نے امام احمد بن حنبل سے فقہ پڑھی ہے اور کافی مدت تک ان کے پاس رہے ہیں۔

۴۔ تاریخ ابن خلکان مطبوعہ مصر جلد اوّل ص ۲۱۴ میں ہے۔

وعده الشيخ ابو اسحاق الشيرازى فى طبقات الفقهاء من جملته اصحاب الامام احمد بن حنبل۔

یعنی ابو اسحاق شیرازی نے امام ابو داؤد کو امام احمد بن حنبل کے اصحاب سے شمار کیا ہے۔

نسائی رح :۔ آپ صحاح ستہ کے مولفین میں ہیں امام ذہبی آپکو اور امام بیہقی کو شافعی المذھب بتاتے ہیں (تذکرہ لحفاظ)

صدیق حسن بھوپالی نے لکھا ہے۔ وكان النسائى شافعى المذبب وله مناسك على مذبب الشافعى۔ (الحطہ ص ۱۲۷ مصنفہ نواب صدیق حسن)

امام نسائی شافعی المذہب تھے۔ پس معلوم ہوا کہ امام نسائی بھی مقلد تھے۔

۳۔ امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی صاحب السنن متوفی ۳۰۳ھ اور شافعی المذہب بود چنانچہ مناسک او بر آں دلالت دارد (بستان المحدثین ص ۱۱۱)

فائدہ :۔ اِس عبارت سے بھی امام نسائی کا مقلد اور شافعی المذہب ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۴۔ حجۃ اللہ البالغہ جلد اول ص ۳۰۲ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ امام نسائی اور امام بیہقی شافعی المذہب تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مبارک متوفی ۱۸۱ھ

در اول از شاگردان امام اعظم بودند و طریق تفقہ از ایشاں بے آموختند و چوں امام اعظم وفات یافتند در مدینہ منورہ نزد امام مالک تفقہ نمودند پس اجتہاد ایشاں گویا ہیئت مجموعہ ہر دو طریق است ولہذا ایشاں را حنفیہ حنفی شمارند و مالکیہ در طبقات خود سے نگارند۔

(بستان المحدثین للشاہ عبد العزیز محدث دہلوی ص ۶۰)

اِس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک مقلد تھے۔

امام دار قطنی علیہ الرحمتہ

امام دار قطنی صاحب السنن (متوفی ۳۸۵ھ نام ونسب علی ابن عمر بن احمد بن مہدی سعود بن دینار بن عبداللہ است وکنیت او ابو الحسن در مذہب شافعی است۔

(بستان المحدثین ص ۴۵)

(۲) تاریخ ابن خلکان مطبوعہ مصر جلد اول ص ۳۳۱ میں ہے۔

کان (الدارقطنی) عالماً حافظا فقیهاً علی مذہب امام الشافعیؒ اخذ الفقه عن ابی سعید الا صطخری الفقیه الشافعی۔

یعنے دار قطنی عالم حافظ فقیہہ شافعی المذہب تھے اور ابو سعید اصطخری سے فقہہ پڑھی۔

پس ثابت ہوا کہ امام دار قطنی مقلد تھے۔

امام بیہقی علیہ الرحمتہ

(۱) امام ابوبکر بیہقی (متوفی ۴۵۸ھ) امام الحرمین در حق او گفتہ است کہ ہیچ شافعی در عالم نیست مگر امام شافعی را برائے منت واحسان است الا ابوبکر بیہقی کہ منت واحسان او بر شافعی است زیرا کہ در تصانیف خود نصرت مذہب او نمودہ۔ (بستان المحدثین ص ۵۱)

۲۔ تاریخ ابن خلکان جلد اول ص ۲۰ میں ہے۔

ابوبکر احمد بن حسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ البیہقی الخسر وجردی الفقیه الشافعی الحافظا الکبیر المشهور۔

یعنی امام بیہقی فقیہہ حافظ مشہور شافعی المذہب تھے۔ پس اِس سے بھی امام بیہقی کا مقلد ہونا ثابت ہے۔

امام بغوی علیہ الرحمتہ

امام محمد حسین بن مسعود بغوی صاحب شرح السنۃ (متوفی ۵۱۶ھ) جامع است در سہ فن وہریک رابجمال۔ سانید محدث بے نظیر و مفسر بے عدیل است وفقیہہ شافعی صاحب فقیہہ است۔

اِس سے امام بغوی کا مقلد ہونا ثابت ہوا۔ (بستان المحدثین ص ۵۲)

حافظ ابن عساکر علیہ الرحمتہ

الحافظ ابوالقاسم علی بن محمد الحسن بن ہبتہ اللّٰہ بن عبداللّٰہ بن الحسین المعروف مابن عساکر الامشقی المقلب ثقتہ الدین کان محدث الشام فی وھتہ ومن اعیانِ الفقھاء الشافعیہ غلب علیہ الحدیث فاشتھرہ بہ۔

(تاریخ ابن خلکان مطبوعہ مصر جلداول ص ۳۳۵)

یعنے حافظ ابن عساکر محدث مشہور فقہا شافعی سے ہیں۔ اوراسی وجہ سے مشہور ہیں۔

اِس سے ثابت ہوا کہ حافظ ابن عساکر مقلد تھے۔

پس مذکورہ بالا حوالاجات سے ثابت ہوا کہ محدثین کرام سب کے سب مقلد تھے۔

اِن حضرات کے علاوہ اور بھی بہت سے محدثین کرام ہیں، جو مقلد ہیں۔ بخوف طوالت صرف اِن ہی حضرات کا نام لیا گیا ہے ورنہ سب کا نام لکھنے سے ایک علیحٰدہ کتاب تیار ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کے نزدیک کسی امام کی تقلید شرک ہے تو بتاؤ کہ یہ محدثین کرام کیا ہوئے۔ تو آپ کے عقیدہ کے مطابق مشرکوں کی کتابیں دیکھنا اور پڑھنا اور ان پر عمل کرنا کہاں تک درست ہے۔ بلکہ آپ تو ایسی کتابیں پڑھایا کریں جو کہ غیر مقلدین کی تصنیف شدہ ہوں یہ کتب (صحاح ستہ) تو مقلدین حضرات کی ہیں۔ یا تو آپ مقلد ہو جائیں ورنہ یہ کتابیں پڑھنا پڑھانا چھوڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔

اگر کسی کو زیادہ تحقیق مطلوب ہو تو طبقات الکبریٰ للامام سبکی اور تاریخ ابن خلکان اور بستان المحدثین اور طبقات الفقہاء کا مطالعہ کرے،

مذکورہ بالا کتب سے بین ثبوت ملتا ہے کہ تمام محدثین کرام مقلد تھے۔

نامعلوم ایسے دلائل قاطع کے ہوتے ہوئے غیر مقلدین تقلید کا کیوں انکار کرتے ہیں۔جب ایسے اولی العزم اور جید علماء محدثین تقلید کا ہار پہن چکے ہیں تو یہ بیچارے کس درجہ میں ہیں۔

امام طحاوی رحمہ اللہ

بلند مرتبہ کے محدث ثقہ فقیہہ فاضل عالم تھے، ۲۳۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۲۱ھ میں فوت ہوئے یہ بھی مقلد اور حنفی المذہب تھے۔(تذکرۃ الحفاظ جلد ۳ ص ۲۸)

اگر حنفی محدثین ان کے علاوہ اور دیکھنے ہوں تو التعلیقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ مصنفہ شیخ عبدالحی لکھنوی ملاحظہ کیجئے۔اِس میں آپ کو بہت سے محدثین حنفی المذہب ملیں گے۔

امام وکیع بن الجراح

اِن کے متعلق علامہ ذہبی نے یوں لکھا ہے، امام، حافظ محدث یہ ۱۲۹ھ میں پیدا ہوئے۔ ۶۸ سال کی عمر گزار کر ۱۹۷ھ میں عاشورہ کے دن فوت ہوئے۔

امام وکیع نے مندرجہ ذیل محدثین سے حدیث سنی۔

ہشام بن عروہ، اعمش، جعفر بن یرقان، اسماعیل بن ابی خالد، ابن عون، ابن جریج، سفیان، اور اوزاعی وغیرہ۔اور امام وکیع سے مندرجہ ذیل حضرات نے حدیث سنی۔

ابن المبارک، امام احمد، ابن المدینی، و یحی بن معین، و اسحاق و زہیر، ابو کریب، عبداللہ بن ہاشم، ابراہیم بن عبداللہ وغیرہ۔یحی بن اکثم کہتے ہیں کہ میں امام وکیع کے ساتھ سفر اور حضر میں

رہا۔ امام وکیع صائم الدہر تھے اور ہر رات ختم قرآن کرتے تھے۔ یحی بن معین کہتے ہیں کہ امام وکیع اپنے زمانے میں مثل اوزاعی کے تھے۔

امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے امام وکیع سے زیادہ کوئی عالم نہیں دیکھا۔

یحی کہتے ہیں کہ مثل وکیع کے میں نے افضل کوئی نہیں دیکھا۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ میری آنکھ نے مثل وکیع کے حدیث کا حافظ کبھی نہیں دیکھا۔

الغرض بہت سے محدثین نے اپنے اپنے ارشادات امام وکیع کے متعلق فرمائے ہیں۔ یہ امام وکیع مشہور محدث اور جید حاکم، بلند پایہ ہستی کے باوجود بھی مقلد اور حنفی المذہب تھے۔ چنانچہ ان کے متعلق لکھا ہے۔

ویفتی بقول ابی حنیفته۔

یعنی امام وکیع امام اعظم (رحمہما اللہ تعالیٰ) کے قول پر فتویٰ دیتے تھے (تذکرہ الحفاظ ج ا ص ۲۸۲)

انتباہ :۔ نہ صرف مصنفین صحاح ستہ رحمہم اللہ تعالیٰ مقلد تھے بلکہ جملہ محدثین کرام مقلد تھے فقیر نے بطور نمونہ چند محدثین عظام کا مختصر تعارف کرادیا ہے۔ اور اجمالی فہرست آخر میں عرض کریگا (انشاء اللہ) بلکہ غیر مقلدین کو نجدی حکومت پر بڑا ناز ہے وہ بھی سب کے مقلد ہیں امام احمد حنبل رحمتہ اللہ علیہ کی تقلید کا دم بھرتے ہیں انکے ائمہ مساجد ہوں یا مفتی یا یونیورسٹیوں کے مدرس ہوں یا مبلغ۔ لیکن صرف یہی ہیں جو تقلید کو شرک وبدعت کے فتویٰ سے ملوث کرتے ہیں۔

پھر ہیں بھی صرف ہندوپاکستان یا چند اکا دکا کسی ملک میں پایا جاتا۔ عراق۔ شام و دیگر اسلامی ممالک میں انکا نام ونشان تک نہیں اور یہ بھی انگریز کا پودا۔ جیسا کہ انہیں خود اعتراف ہے کہ صدیوں پہلے مذہب اہلسنت ہی تھا اور بس۔ انگریز کے ہندوستان پر قبضہ جمانے کے بعد یہ

فرقہ نمودار ہوا اور پھر انگریز سے ہی اسے رجسٹرڈ کرایا گیا تفصیل آتی ہے۔

سوال :۔ خیر القرون میں تو تقلید کا وجود بھی نہ تھا۔ فلہذا تقلید کم از کم بدعت تو ضرور ہے چنانچہ عقدلجید میں ہے۔ کہ پہلے دور میں اس کا وجود کا نشان تک نہیں ملتا۔

جواب :۔ عقد الجید میں تو تقلید کو مصلحت عظیمہ اور اس کے منکر کو مفسد اور خارج از، اہل سنت وجماعت سے گنا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

اِن فی الا خذ بہذا المذا ھب الا ربعتہ مصلحتہ وفی الا عرض عنھا کل مفسدۃ کبیرۃ (ص ۳۱ عقد الجید)

بے شک ان چار مذھبوں میں سے کسی ایک کی تقلید میں مصلحت اور اس کا انکار بڑا فتنہ اور فساد ہے۔

اور پھر فرمایا۔

قال رسول اللہ ﷺ اتبعوا السواد الاعظم وما اندر ست المذاہب الحقہ الا ھذا الار بعہ کان اتبا عھا اتبا عاً للسواد الاعظم والخروج عنھا خروجاً عن السواد الاعظم ط

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سواد عظم بڑی جماعت کی اتباع کرو۔ پھر جب کہ اور مذاہب حقہ کے مٹ گئے۔ صرف یہی چار مذاہب رہ گئے۔ اسی لئے انکا اتباع سوادِ اعظم کا اتباع اور ان سے خروج سواد اعظم سے خروج کے بھی عین مترادف ہے۔

تفسیر اُحمدی مطبوعہ بمبئی ص ۲۹۱ میں لکھا ہے۔ کہ صحابہ کبار بھی ایک دوسرے کی تقلید کے سوا نہیں چلتے تھے چنانچہ فرمایا کہ

لان الا صحابہ یقلدون عن معاویتہ مع ان الحق کان یقلدون من

حجاج مع انه کان سلطاناً جائزاً ط اور نیز اسی تفسیر ص ۵۲۶ میں ہے۔

تدوقع الا جماع علی ان اتباع واجیحه انما یجوز الاربعه فلا یجوز الاتباع لمن حدث مجتهداً۔

سیدنا غوث اعظم محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانیؒ اپنے آپ کو احمد بن حنبل کا مقلد ہونا ظاہر فرماتے ہیں۔ جس کے بارے میں تحریر ہے۔

قال الامام ابوعبدالله احمد بن حنبل الشیبانی واما تنا علی مذهبه اصلاً وفرعاً وحشرنا فی زمرته (غینته الطالبین ص ۳۹)

غیر مقلد وحید الزمان نے کتاب "نزل الابرار" میں لکھا ہے جس کی عبارت درج ذیل ہے۔

(۴) لا بدللعامی من تقلید مجتهداً او مفتیاًط

امام ہو یا مجتہد ہو یا پھر مفتی بھی ہو۔ ہر ایک کے لئے تقلید لازمی اور ضروری ہے۔

(۵) مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی نے "صراطِ مستقیم" ص ۸۷ میں لکھا ہے

کہ در اتباع مذاہب اربعہ کہ رائج در تمام اہلِ اسلام است و بہتر است و بہتر وخوب است

ترجمہ :۔ مذاہب اربع کی اتباع جیسا کہ تمام اہلِ اسلام میں رائج ہے جو جاری ہے جائز ہے۔

(۶) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ الانصاف میں تقلید کے متعلق بہترین بحث لکھی ہے۔ اور ثابت فرمایا ہے کہ اگرچہ تقلید کا دو صد سال سے اجراء ہوا۔ لیکن اس کا وجود خیر القرون میں تھا اور صحابہ ایک دوسرے کی تقلید فرماتے اور تابعین صحابہ کی اور پھر مستقل طور پر اُس کا اجراء ہوا۔

عقلی دلیل :۔ ہم مانتے ہیں کہ لفظ تقلید کا نام نہ تھا۔ لیکن عملی طور پر صحابہ میں رائج تھی۔

یہ ایسے ہے جیسے کہ ہم فقہ کو ابواب میں اور احادیث کو ایک ترتیب میں لائے ہیں۔ یہ بھی خیر القرون میں نہ تھا۔ لیکن عملی طور فقہ صحابہ کرام میں رائج تھی۔ اور احادیث کا وجود بھی تھا۔ لیکن ان کا اجراء اور ان کے قواعد و ضوابط بعد کو مرتب ہوئے۔ پھر اس کا کوئی یہ معنی کرنا کہ فقہ حرام ہے اور احادیث کو ابواب پر مرتب کرنا جائز ہے۔ یہ کہاں کا اصول ہے۔

غیر مقلدین اپنے آئینے میں :۔ غیر مقلدین خود معترف ہیں کہ انکا اپنا یہ نام پہلے نہیں تھا بعد کو یہ نام مقرر کیا گیا۔

(۱) پیشوائے غیر مقلدین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی لکھتے ہیں "یہ بات کسی اہلِ علم پر مخفی نہیں کہ اہلحدیث وغیرہ صحابہ و تابعین کے مابعد زمانہ متاخر کی اصطلاحات ہیں اور متاخرین پر ان کا اطلاق پایا جاتا ہے صحابہ و تابعین کو اہلِ حدیث نہیں کہا جاتا ہے" ثابت ہوا متقدمین میں کوئی اہلحدیث نہیں کہلاتا تھا۔ (نصیحت نامہ اشاعت السنۃ النبویہ ج ۲۱ ص ۳)

(۲) سردارِ غیر مقلدین مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں "کوئی نام کا اہلِ حدیث اُس وقت (زمانہ رسالت میں) نہ تھا کیونکہ اہلحدیث نام تفرقہ مذاہب کے وقت تمیز کے لئے رکھا گیا"۔ (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۰۸ء)

مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی وجہ تسمیہ اہلحدیث لکھتے ہیں نام کا تقرر تمیز و تعارف کے لئے ہوتا ہے اور صدر اول و قرن ثانی میں یعنی صحابہ و تابعین میں اختلاف کی بنا پر مذہب کی بنیاد نہیں پڑی تھی۔ غرض کوئی دوسرا فرقہ تھا ہی نہیں اس لئے کسی سے متمیز ہونے کے لئے الگ کی ضرورت نہیں پڑی تھی حتی کہ جب مجتہدین کے اقوال کو حجت گردانا گیا اور مختلف مذاہب کی بنیادیں قائم ہوئیں جب لوگوں نے اپنے عمل و اعتقاد کی بنا صرف قرآن و حدیث پر رکھی وہ اہلحدیث کہلائے" (تاریخ اہلحدیث ص ۱۳۳) ان حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ اس ظاہری عہد

رسالت وعہدِ صحابہ کرام وعہد تابعین عظام میں کوئی بھی "اہلحدیث" نہیں کہلاتا تھا۔ غیر مقلدین وہابیہ کا اپنے آپ کو اہل حدیث کہلانا اور اپنا نام اہل حدیث رکھنا سراسر بدعت ہے اور ان کے اپنے بقول وکل بدعۃ ضلالۃ میں شامل ہے۔ اگر غیر مقلدین جدی پشتی قدیمی اہلحدیث تھے تو پھر انہوں نے اپنے لئے وہابی کے بجائے اہل حدیث نام گورنمنٹ انگلشیہ یعنی انگریزی حکومت سے کیوں منظور کرایا؟ ان کی اپنی کتابوں میں یوں لکھا ہے "انگلش گورنمنٹ ہندوستان میں خود اس فرقہ کے لئے جو وہابی کہلاتا ہے ایک رحمت ہے۔۔۔۔۔ جو سلطنتیں اسلامی کہلاتی ہیں ان میں بھی وہابیوں کو ایسی آزادی مذہب ملنا دشوار بلکہ ناممکن ہے سلطان کی عمل داری میں وہابی کا رہنا مشکل ہے۔۔۔۔ (ہمیں) سب سے زیادہ انگلش گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جس نے مولوی ابو سعید محمد حسین کی کوششوں کو منظور کیا غرض کہ مولوی محمد حسین کی کوشش سے گورنمنٹ (انگریزی حکومت) نے منظور کرلیا کہ آئندہ سے گورنمنٹ کی تحریرات میں اس فرقہ کو وہابی کے نام سے تعبیر نہ کیا جاوے بلکہ اہلحدیث کے نام سے جس کا نام وہ فرقہ اپنے تئیں مستحق سمجھتا ہے موسوم کیا جاوے" (مقالات سرسید حصہ نہم ص ۲۱۲ / ۲۱۱ مرتبہ مولانا محمد اسمٰعیل پانی پتی بحوالہ علی گڑھ انسٹیٹیوٹ گزٹ بابت ۲ فروری ۱۸۸۹ء)

مولانا عبدالمجید سوہدروی ایڈیٹر ہفت روزہ اہلحدیث بڑے فخریہ طور پر اس حقیقت کو فراخدلی اور فرحت ومسرت کے ساتھ بیان کرتے اور مولوی محمد حسین بٹالوی غیر مقلد وہابی کے حالات میں رقم طراز ہیں کہ لفظ وہابی آپ ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا اور جماعت کو اہل حدیث کے نام سے موسوم کیا گیا" (سیرت ثنائی ص ۳۷۲) ترجمہ چٹھی سرکاری گورنمنٹ انگلشیہ (انگریزی حکومت) چٹھی نمبر ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء گورنر جنرل بہادر جناب سی۔ آئی۔ ایچی سن سے اتفاق کرتے ہیں کہ آئندہ سرکاری خط وکتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۰۸ء جب آپ اپنے بقول قدیمی

اہل حدیث تھے عہد رسالت اور عہد صحابہ کرام سے اہل حدیث تھے تو پھر گورنمنٹ انگلشیہ سے اہل حدیث نام اپنی جماعت کے لئے کیوں منظور کرایا؟

جملہ محبانِ خدا مقلد تھے اور ہیں

حضور سرور عالم ﷺ نے تین صدیوں تک تخمیناً۔ خیریت کی خوش خبری سنائی۔ اس لئے اس زمانہ تک صحابہ و تابعین کا مقدس دور تھا۔ جنہیں خود قرآن و حدیث سمجھنے کی استعداد تھی۔ اگر وہ کسی مشکل میں پڑتے تو ایک دوسرے سے سمجھ لیتے۔ جسے ہم تقلید سے تعبیر کرتے ہیں۔ پھر جونہی خیر القرون سے بعد اور دوری ہوئی۔ قرآن و حدیث کو براہِ راست سمجھنے کی استعداد میں کمی ہوئی تو مشکل طور پر مجتہدین نے تقلید کی بنیاد ڈالی۔ آج سے صدیوں پہلے جملہ اولیاء اغواث، اقطاب، محدثین نے ائمہ اربعہ کی تقلید کی اگرچہ وہ خود بھی اجتہاد کی استعداد رکھتے تھے۔ لیکن عوام کو اس کی اہمیت جتلانے کے لئے تقلید کا دامن تھا۔ تاکہ اُمت مصطفویہ میں انتشار نہ ہو۔ فقیر جامع الفتاویٰ سے ایک فہرست پیش کرتا ہے۔ اس فہرست میں ایسے حضرات، فقہاء اولیاء، محدثین، علماء، مشائخ مقلد ہیں۔ جن کے متعلق گمراہی کا شائبہ تک نہیں۔ تو لازم ہوا کہ ہم بھی تقلید ائمہ میں سر مو نہ ہٹیں۔ اگر چند افراد اس دائرہ سے ہٹتے ہیں۔ تو وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔ جیسا کہ حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا۔ کہ جو بھی ملت اسلامی کے اتحاد و اجتماع سے ہٹ کر کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے گا۔ وہ سیدھا ہی جہنم میں جائے گا۔

فہرست مجتہدین مع مقلدین مشائخ واولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ

اسماء گرامی	وفات سن ہجری
امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت	۱۵۰
امام محمد بن ادریس الشافعی	۲۰۳
امام مالک بن انس اصبحی	۱۷۹
امام احمد بن حنبل، امام ابو یوسف،	۲۳۱
یعقوب القاضی تلامذہ ابو حنیفہ	۲۸۲
امام محمد بن حسن الشیبانی	۱۸۹
مسعر بن کرام	۱۵۵
حسن بن زیاد	۱۲۵
ابو عبداللہ قاسم الکوفی	۱۵۵
ابو عبداللہ مالک بن انس	۱۷۷
امام ابو عبداللہ الشعبی	۱۸۹
یزید بن قیس الکوفی	۱۸۰
امام ابو الحسن بن مسعر	۱۸۸
ابو عبداللہ مندل کوفی	۱۸۷
ابو عمر حفص النخعی ابو علی شفیق بن ابراہیم	۱۹۴
ابو محمد سلیمان ابو عمش	۱۴۸
ابو الحسن علی بن عیسیٰ	۱۹۰

اسماء گرامی	سن وفات
ابو سعید یحی بن زکریا	۱۹۸
خواجہ داؤد طائی	۱۶۲
شیخ معروف کرخی	۲۰۰
سلطان ابراہیم بلخی	۱۶۲
قاسم بن محمد بن ابی بکر	۱۰۷
خواجہ عبدالعزیز بن نصیر	۱۸۷
خواجہ حسن بصری	۱۱۵
خواجہ حبیب عجمی	۱۵۴
عبداللہ بن ادریس کوفی	۱۹۲
شریک بن عبداللہ حنفی	۱۴۸
یونس بن اسحاق کوفی	۱۶۰
عیسیٰ ابن یونس کوفی	۱۸۷
زہیر بن معاویہ	۱۷۲
عمر بن میمون بلخی	۱۷۱
یوسف بن ابو یوسف	۱۲۹
فضیل بن عیاض	۱۷۸
عبداللہ بن مبارک	۱۸۱

سن وفات	اسماء گرامی
۱۹۸	سفیان بن عینیہ
۱۶۱	سفیان ثوری
۱۷۳	ابو سلیمان جوزجانی
۲۱۲	ضحاک بن ابو عاصم الکوفی
۲۱۱	معلٰی بن منصور الرازی
۲۱۵	حسن بن مالک بصری
۲۰۵	ابو خالد زید بن ہارون
۲۵۶	حفص بن عبدالرحمٰن البلخی
۲۰۷	ابو عبداللہ محمد بن عمر الواقدی
۲۱۹	ابو بکر عبداللہ الحمیری
۲۱۱	ابو بکر عبدالرزاق صنعانی
۲۲۳	ابو عبید اللہ قاسم بن عبدالسلام
۲۰۳	ابو داؤد سلیمان سجستانی
۲۲۴	ابو عثمان المروزی
۲۳۰	ابو عبداللہ الزہری
۲۳۳	محمد بن سما
۲۲۸	ابو نعیم بن حماد المروزی

اسماء گرامی	سن وفات
ابو جعفر احمد الازدی	۲۲۱
ابو سلیمان دارانی	۲۱۵
شیخ فتح موصلی	۲۱۹
شیخ حاتم بن عنوان الاصم	۲۲۷
حسن بن مالک البصری	۲۱۰
عیسیٰ بن لبان	۲۱۵
ابو مسلم ابراہیمی الکشی	۲۶۲
خلف بن ایوب البصری	۲۲۵
ابو قاسم عثمان بن سعید الاحول	۲۸۸
ائمہ محدثین صحاح ستہ	
امام محمد بن اسماعیل البخاری الشافعی	۲۵۶
امام مسلم نیشاپوری الشافعی	۲۶۱
ابو عیسیٰ محمد ترمذی	۲۹۵
نسائی الشافعی	۳۰۳
ابن ماجہ صاحب السنن	۲۷۳
سنن ابو داؤد بن ابو سلیمان صاحب السنن	۲۷۰
ابو حازم حنفی عبدالحمید البصری	۲۹۲

سن وفات	اسماء گرامی
۲۸۱	محمد بن نصر المروزی
۲۷۳	محمد ابن ماجہ الربعی
۲۹۵	ابو جعفر محمد ترمذی
۲۸۱	ابو عبد اللہ الاسکندری
۲۹۸	ابو مطیع البلخی قاضی الکوفہ
۲۹۸	محمد بن سنجر الجرجانی
۲۱۷	ابو حفص کبیر احمد بن عبد اللہ امام الہمام
۲۵۶	ربیع بن سلمان
۲۸۲	ابو بکر عبد اللہ القشیری
۲۳۵	عبد اللہ بن ابی شیبہ
۲۴۷	ابو محمد الدارمی
۲۷۶	قاسم القرطبی
۲۷۶	ابو الحسن بن عبد اللہ
۲۶۱	ابو بکر احمد بن عمر الخصاف
۲۶۴	ابو ابراہیم اسماعیل مزنی
۲۸۲	ابو محمد حارث اسمی
۲۴۶	ابو علی حسن زعفرانی

اسماء گرامی	سن وفات
ابو بکر بن احمد	۲۹۲
ابو سلمان داؤد ظاہری	۲۷۰
ربیع بن سلیمان البصری	۲۷۰
ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی	۲۴۷
ابو عبداللہ محمد بن ملقب حکیم ترمذی	۲۵۵
شیخ سری سقطی	۲۵۰
خواجہ جنید بغدادی	۲۹۷
خواجہ عبدالواحد بن زید	۲۷۸
خواجہ حذیفہ مرعشیؒ	۲۷۶
خواجہ وہیرہ بصری	۲۸۷
خواجہ علو ممشاد دینوری	۲۹۸
خواجہ بایزید بسطامی	۲۶۱
بشر بن ولید الکندری	۲۳۸
فرخ مولیٰ ابو یوسف القاضی	۲۳۰
بلال بن یحی رازی	۲۴۵
ابو الحسن نیشاپوری	۲۵۱
سلیمان بن شعیب	۲۷۸

اسماء گرامی	سن وفات
نصر بن زیاد	۲۳۳
ابو الفیض ذو النون المصری	۲۴۵
حفص بن غیاث	۲۴۱
امام احمد بن اسحاق الجرجانی	۲۸۰
محمد بن مسلمہ الجوزجانی	۲۷۷
نصیر الدین یحی البلخی	۲۶۷
احمد بن ابی عمر الفقیہ البغدادی	۲۶۸
قتیبہ بن اسد البصری	۲۷۰
امام الفقیہ ابو علی الدقاق	۲۷۰
یحی بن سعید القطان	۲۹۸
کاتب الواقدی ابو عبداللہ محمد سعد	۲۳۰
شیخ حارث بن اسد محاسبی	۲۴۱
شیخ ابو تراب نخشبی	۲۴۵
شیخ ذکریا بن یحی سہردی	۲۴۸
یحی بن معاذ رازی	۲۵۸
ابو حفص مداد نیشاپوری	۲۶۴
شیخ شجاع کرمانی	۲۷۰

سن وفات	اسماء گرامی
۲۷۵	ابو العباس احمد بن یحی شیرازی
۲۸۳	شیخ سہل بن عبداللہ تستری
۲۸۸	شیخ عباس بن حمزہ
۲۸۵	شیخ ابو الادیان علی بن ابو الحسن
۲۹۰	شیخ ابو حمزہ خراسانی
۲۹۱	شیخ ابراہیم خواص
۲۶۰	امام الائمہ ابو الحسین الکرخی
	صدی چوتھی
۳۲۱	امام احمد بن محمد ابو جعفر الطحاوی
۳۱۷	امام احمد بن الحسین البردعی السالمی المحدث البصری
۳۰۳	سالمی المحدث البصری
۳۸۵	امام الدار قطنی المحدث ابو الحسن
۳۴۰	ابو اسحاق المروزی
۳۰۷	ابو یعلی احمد بن علی الموصلی
۳۱۴	امام محمد ابن خزیمہ
۳۴۰	امام ابو الحسن الکرخی
۳۱۶	ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق نیشاپوری

اسماء گرامی	سن وفات
امام محمد بن محمد ابوالمنصور الماتریدی	۳۳۲
امام ابواللیث السمرقندی	۳۳۲
نصر بن محمد	۳۷۵
ابوبکر محمد بن عبداللہ البزاز	۳۵۴
ابوالحسن محمد بن علی السرخسی	۳۸۴
ابوعبداللہ حسین بن اسماعیل بغدادی	۳۲۷
ابوبکر محمد بن اسماعیل انفصال الشاشی	۳۴۴
ابوالقاسم سلیمان الطبرانی	۳۴۰
عبدالرحمٰن بن محمد ادریس التمیمی	۳۲۷
ابوالفضل محمد بن احمد مقنول ملقب حاکم	۳۳۴
ابوبکر احمد ابن علی الرازی	۳۷۰
امام محمد بن احمد الاسکاف البلخی	۳۳۴
ابوالقاسم صنار حجۃ الحق علی الخلق	۳۳۲
امام ابوبکر محمد بن الفضل	۳۷۶
الامام الاضمعی	۳۴۴
ابواحمد بن ابی نصر العیاض	۳۶۱
امام احمد بن الحسین المروزی	۳۷۷

سن وفات	اسماء گرامی
۳۱۰	ابو جعفر محمد بن جریر طبری
۳۷۱	امام حسن بن ابو علی النقی
۳۷۱	ابو زید محمد القاشانی
۳۴۲	اسحاق بن محمد سمرقندی
۳۲۲	شیخ علی اور باری
۳۲۹	خواجہ ابو اسحاق شامی
۳۵۵	خواجہ ابو احمد ابدال
۳۴۳	ابو حفص عبداللہ الاستروشی
۳۵۰	علی بن سعید ابو الحسن سمرقندی
۳۴۴	امام احمد بن علی اشاشی
۳۵۹	امام محمد بن الحسن ابو عبید اللہ
۳۴۲	علی بن محمد تنوحی
۳۷۰	احمد بن ابو بکر رازی امام فخر الدین
۳۸۵	شیخ الاسلام علی بن الحسین سعدی
۳۶۲	امام محمد بن عبد اللہ الهندوانی بلخی
۳۳۰	ابو عبد اللہ المحاملی
۳۷۸	امام محمد بن یحیی الجرجانی

اسماء گرامی	سن وفات
شیخ یوسف بن حسین الرازی	۳۱۳
شیخ ابو محمد الجریری	۳۱۴
شیخ ابوالحسن وراق	۳۱۹
ابوالخیر نساخ	۳۲۱
شیخ ابو علی ثقفی	۳۲۸
شیخ ابو بکر بن طاہر دینوری	۳۳۰
شیخ ابو علی مستوفی	۳۴۰
شیخ القاسم حکیم سمرقندی	۳۴۲
شیخ ابو عمر زجاج	۳۴۸
شیخ عبدالملک بن علی گازرونی	۳۵۸
شیخ ابو عبداللہ مقری	۳۶۶
شیخ ابو بکر ملقب فراء	۳۷۰
شیخ ابو بکر طرطوسی طاؤس الحرمین	۳۲۴
شیخ ابو نصر سراج	۳۷۷
شیخ ابو بکر بن شمعون	۳۸۶
شیخ ابو طالب الحارث المکی	۳۸۷
شیخ ابو بکر شبلی	۳۳۴

اسماء گرامی	سن وفات
شیخ ابو علی کاتب	۳۴۶
قطب زمان شیخ ابو عثمان مغربی	۳۸۳
شیخ عبداللہ بن حنیف	۳۳۲
شیخ المشائخ رویم الکبیر	۳۱۳
ابو العباس نہار ندی	۳۸۰
ابو الفضل بغدادی	۳۹۱
امام محمد بن احمد الزعفرانی	۳۹۴
امام محمد ابو عبید اللہ الجرجانی	۳۹۳
صدی پنجم	
ابو الحسن علی معروف بالرازی	۴۰۲
امام الفقیہ سماعیل الزاہد	۴۰۲
خواجہ ابو محمد بن احمد	۴۱۱
ابراہیم بن اسلم شکانی	۴۲۳
امام عبدالعزیز بن احمد شمس الائمہ الحلوائی	۴۴۸
القاضی ابو زید الدلوسی البخاری	۴۳۰
امام محمد بن ابو بکر السرخی صاحب مبسوط	۴۹۱
امام علی بن محمد فخر الاسلام الیزدوی	۴۸۲

اسماء گرامی	سن وفات
شیخ ابو نصر ح طرطوسی	۴۴۸
علی بن ابی عبداللہ الخطبی	۴۶۶
ابو محمد قاضی القضاۃ عبداللہ البخاری	۴۴۷
ابو القاسم سلطان سیف الدین	۴۲۱
ابو الحسن الفقیہ البغدادی القدوری	۴۱۸
ابو نعیم احمد بن عبداللہ صبہائی	۴۰۳
ابو بکر احمد بن علی ملقب خطیب	۴۶۳
ابو الحسن الفقیہ القدوری	۴۶۸
ابو عثمان اسماعیل الصابونی	۴۴۹
ابو القاسم نمام بن محمد الرازی	۴۱۴
ابو محمد بن جعفر المعروف بالقاری	۴۹۹
ابو محمد حسن البغدادی	۴۲۹
شیخ عبد الواحد غمینی	۴۲۵
ابو علی الحسین بن محمد اندلسی	۴۹۸
ابو الفتح سلیم بن ایوب الرازی	۴۴۷
ابو الولید سلیمان	۴۷۴
ابو محمد عبداللہ الجوینی والد امام الحرمین	۴۳۸

سن وفات	اسماء گرامی
۴۷۸	ابو المعانی عبد الملک ملقب بام الحرمین
۴۶۵	ابو القاسم عبد الکریم بن ہواز لقشیری
۴۷۷	ابو نصر عبد السید معروف ابن الصباغ
۴۳۴	محمد بن احمد شمس الائمہ سرخسی
۴۴۹	ابو محمد عبد العزیز شمس الائمہ الحلوائی
۴۶۳	یوسف بن عبد اللہ القرطبی
۴۵۸	ابو بکر احمد بن الحسین البیقھی
۴۷۸	محمد بن محمد دامغانی الکبیر قاضی القضاۃ
۴۵۹	حسن بن علی الضمیری
۴۸۶	شیخ ابو الحسن قریشی الھنکاری
۴۵۹	خواجہ یوسف چشتی
۴۵۰	شیخ ابو القاسم گرگانی
۴۰۵	شیخ ابو علی الد قاق
۴۱۲	شیخ ابو عبد الرحمٰن سلمی
۴۲۰	شیخ ابو الحسین بن جہضم ہمدانی
۴۶۳	یوسف بن عبد اللہ القرطبی
۴۵۸	القاضی ابو عاصم محمد بن احمد الھروی

اسماء گرامی	سن وفات
ابو الخیر محمد بن احمد الغانی	۴۵۹
ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ القضاعی	۴۵۴
ابو الحسن علی بن معروف البزاز	۴۵۲
عبد الرحمن بن محمد الاصبہانی	۴۸۰
ابو بکر عبد اللہ بن احمد الفقیہ مغال الشافعی	۴۱۰
ابو الفتح سلیم بن ایوب الرازی الفقیہ	۴۴۷
ابو محمد حسن بن محمد بغدادی معروف خلال	۴۲۹
ابو عبید اللہ احمد بن محمد الہروری	۴۱۰
ابو علی الحسین بن محمد المروزی	۴۶۲
ابو الحسن الدار قطنی	۴۳۴
خواجہ ابو الحسن خر قانی	۴۳۵
شیخ ابو علی فارمدی	۴۷۰
شیخ علی مخدوم الہجویری	۴۶۰
شیخ الاسلام عبد اللہ انصاری	۴۸۱
ابو الحسن علی بن ابراہیم جوفی	۴۳۰
ابو القاسم عمر بن ثابت	۴۴۲
ابو محمد مکی ابن ابی طالب	۴۴۱

اسماء گرامی	سن وفات
شیخ ابو بکر نساخ	۴۸۷
ابو عبداللہ بن نصر فتوح الحمیدی	۴۸۸
صدی ششم	
ابو جعفر عمر القاضی البراۃ	۵۰۱
امام محمد بن محمد الغزالی حجۃ الاسلام صاحب احیاء العلوم	۵۰۵
امام المسعود رکن الدین الخطیب	۵۲۰
محمد بن نصر ابو المعالی	۵۵۵
امام نجم الدین ابو حفص عمر النسفی	۵۳۷
الحسن بن علی النسفی الیزدوی	۵۵۷
ابو المعالی احمد بن محمد الیزدوی	۵۴۲
محمد بن ابی بکر الصابونی الزاہد	۵۶۴
المحدث رزین	۵۲۰
شمس الدین ابو انوح ابن الجوزی الشافعی	۵۵۷
احمد بن عبد العزیز العزغانی	۵۳۷
امام محمد بن احمد سمرقندی صاحب التحفہ	۵۸۴
شمس الائمہ عبداللہ الکردی	۵۸۴
عبد العزیز العثمان الفضیلی	۵۳۳

سن وفات	اسماء گرامی
۵۵۲	شیخ الاسلام احمد بن عمر النسفی
۵۳۵	امام الائمہ محمد بن محمد بن الحسن
۵۵۲	عثمان بن علی البخاری
۵۶۹	ابو محمد سعید بن مبارک معروف ابن دہان
۵۷۹	ابو البرکات عبد الرحمٰن انبازی
۵۲۱	ابو محمد عبد اللہ بن محمد بطلیوسی
۵۷۰	ابو عمر عثمان بن عمر معروف الفقیہ
۵۳۸	ابو القاسم محمود بن عمر خوازمی زمخشری حنفی الفروع معتزلی الاصول
۵۶۹	ابو اسحاق ابراہیم الحمزی
۵۷۶	ابو طاہر احمد السلفی الاصبہانی
۵۷۸	ابو العباس احمد الانصاری القرطبی
۵۹۸	ابو طاہر الدمشقی الجروتی
۵۹۳	ابو الحسن برہان الدین علی المرغینانی تصنیفات کتاب ہدایہ تجنیس کفایۃ المنتہی وغیرہ
۵۳۵	امام بہاؤ الدین علی الاستیجابی قاضی ابو الفضل عیاض بن موسیٰ البستی
۶۰۰	معروف ابن الاثیر الجزری مصنفہ نہایہ
۵۰۷	ابو بکر محمد بن احمد المستظہری

اسماء گرامی	سن وفات
ابو الفتح محمد الشہد ستانی مصنف ملل والخل منہاج تلخیص نہایۃ الاقدام	۵۴۸
ابو عبد اللہ محمد المارزی المالکی	۵۳۲
ابو محمد عبد اللہ احمد بن الخشاب بغدادی	۵۲۷
ابو موسیٰ محمد المدینی کتاب الحوالات وغیرہ	۵۸۱
ابو فضل محمد معروف بابن القسیرانی صحاح ستہ کے شارح کتاب بالانساب الحراف الغرائب وغیرہ	۵۰۷
مولانا حسن بن الخطیر الفقیہ	۵۹۸
ابو محمد الحسین الفراء بغوی الشافعی تفسیر	۵۱۶
معالم التنزیل مصباح تہذیب السنہ ابو القاسم خلف ابن بشکوال کتاب المستغنی کتاب الغوامص تاریخ العلماء	۵۷۸
ابو شجاع شیرویہ صاحب الفردوس	۵۵۸
ابو محمد عبد اللہ اشاطی اندلسی	۵۴۲
امام ابو محمد عبد اللہ بن ابی الوحش	۵۸۲
ابو عبد اللہ محمد الضراوی نیشاپوری	۵۳۰
ابو الفصل محمد سلامی	۵۵۰
ابو بکر الحارفی کتاب ناسخ منسوخ وغیرہ	۵۸۴
امام ابو القاسم ہبۃ اللہ البوصیری صاحب قصیدہ بردہ	۵۹۸
حسن بن منصور قاضی خان الفقیہ	۵۹۲

اسماء گرامی	سن وفات
حافظ الدین الکروی ملقب شمس الائمہ جوامع الفقہ شرح جامع صغیر امام محمد تفسیر حقانی	۵۸۶
مولانا برہان الدین سرخسی صاحب المحیط اعظم دس جلد	۵۸۷
مولانا محمد سمرقندی	۵۸۴
صدر الشہید حسام الدین عمر البخاری صاحب المحیط	۵۳۶
ابو حفص نجم الدین عمر النسفی صاحب کنز الدقائق	۵۳۷
ملک العلما ابو بکر مسعود الکشانی	۵۷۸
جعفر بن عبد اللہ الدامغانی	۵۶۸
خلف بن احمد ابو القاسم البلخی	۵۱۵
علامہ محمد بن رضی الدین سرخسی مصنف محیط الکبیر اربعین مجلدات	۵۹۲
ناصر بن القاسم لمظرزی	۵۱۰
عین القضاۃ ہمدانی ابو النجیب عبد القاہر سہروردی	۵۲۲
عمر حقیقی شیخ شہاب الدین سہروردی صاحب العوارف	۵۶۳
حضرت قطب الاقطاب غوث الاعظم سیدنا عبد القادر الجیلانی الجنگی	۵۶۲
سیف الدین عبد الوہاب	۵۹۳
شیخ علی ہیتی	۵۶۱
شیخ بقا بن بطوز	۵۵۳

اسماء گرامی	سن وفات
شیخ ابو عمر میرفی	۵۷۵
شیخ ابو سعید شبلی	۵۷۹
شیخ ابو مدین مغربی قطب الزماں	۵۹۰
سید احمد الکبیر الرفاعی معشوق اللہ	۵۷۶
خواجہ مورود چشتی	۵۲۷
شیخ عبد الرحیم مغربی	۵۹۰
خواجہ ابو یوسف ہمدانی نقشبندی	۵۴۰
خواجہ عبد اللہ برقی	۵۵۵
خواجہ احمد یسوی	۵۶۲
خواجہ عبد الخالق عجدوانی نقشبندی	۵۷۵
شیخ احمد بن محمد غزالی	۵۱۷
تاج العارفین ابو فارح	۵۳۰
شیخ ابو نصر احمد جام	۵۳۶
شیخ نظام الدین گنجوی	۵۹۶
شیخ عبد اللہ قریشی الھنکاری	۵۹۹
ابو المجد حکیم سنائی الغزنوی	۵۱۵
شیخ سوید البخاری	۵۶۴

اسماء گرامی	سن وفات
شیخ ابو عمر بن عثمان المرزوقی	۵۶۴
شیخ ابو محمد قاسم البصری	۵۸۰
مولانا مسعود بن سلیمان لاہوری	۵۱۵
مولانا حسن صفانی لاہوری	۵۹۹
خواجہ اولیا کبیر ختلانی بخاری	۶۰۰
سید حسین بخاری	۶۰۰
شیخ علی ابن وہب البخاری	۶۰۰
صدی ہفتم	
علامہ ابو الفضل محمد العراقی القزوینی	۶۰۱
مولانا امام فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر	۶۰۶
ابو السعادت المبارک ابن الاثیر الجزری	۶۰۶
مولانا ابو الحسن علی المالکی المقدسی	۶۱۱
محمد بن عبد الستار شمس الائمہ الکروی	۶۴۲
محمد بن محمد الحمیدی السمرقندی	۶۱۵
محمد بن محمد نصر جامع العلوم البخاری	۶۱۵
ابو علی عمر بن محمد اندلسی	۶۴۵
ابو بکر مبارک بن ابی طالب نحوی القاری	۶۱۲

اسماء گرامی	سن وفات
ابو عبد اللہ جمال الدین ملک طائی	۶۷۲
علی بن حمید الدین العزیر	۶۶۶
عبد اللہ بن احمد ابو البرکات النسفی صاحب المنار	۶۷۱
محمد بن محمود عبد الکریم معروف خواہر زادہ	۶۱۵
ابن المفسیر علامہ ناصر الدین اسکندرانی	۶۸۳
مولانا ابو العباس احمد بن ابراہیم الشافعی	۶۸۱
شہاب القرصی ابو المحامد اسماعیل انصاری	۶۵۳
مولانا بہاؤ الدین ابو الحسن معروف ابن الجمیری	۶۴۹
زین الدین ابو الفتح محمد بن ابی بکر بیوردی	۶۶۷
شمس الدین محمد بن عبد الرحمن الخلیلی	۶۷۵
ابو الحسن علی القاسی مشہور بابن القطان	۶۲۸
ابو حفص عمر المعروف ابن طبرزد البغدادی	۶۱۷
ابو الخطاب الحافظ الکبیر عمر بن حسن اندلسی	۶۳۳
عمر بن احمد کمال الدین الحلبی	۶۶۰
محمد بن عبد اللہ القضائی البلنجی	۶۵۸
شرف الدین ابو بکر محمد ابن المقدسی	۴۵۴

سن وفات	اسماء گرامی
۶۵۰	مولانا رضی الدین حسن صنانی لاہوری مصنف مشارق الانوار شرح صحیح بخاری شرح قلاوہ
۶۱۶	ابو محمد عبداللہ الخلال المالکی
۶۱۷	ابو البقا عبد العبکری شرح لحہ شرح مقامات حریری
۶۲۰	ابو منصور عبد الرحمٰن ابن عساکر شافعی
۶۸۲	عبد الرحمٰن ابن القدامہ المقدسی امام العلامہ عبد الکریم الرافعی قزوینی مصنف شرح وجیز بارہ جلد شرح مسند شافعی
۶۲۳	شیخ نجم الدین کبریٰ
۶۸۳	حسام الدین چلپی
۶۲۸	شیخ فرید الدین عطار صاحب تذکرۃ الاولیاء
۶۸۵	ناصر الدین قاضی البیضاوی
۶۳۵	شیخ اوحد الدین کرساقی
۶۶۸	مولانا برہان الدین محمود بلخی
۶۳۲	شیخ ابن الفارض الحموی
۶۷۰	شیخ محمد بن ہارون المرسی
۶۴۵	شیخ شمس الدین تبریزی
۶۵۰	شیخ سعد الدین الحموی الفقیہ شیخ ابو الحسن شازلی

اسماء گرامی	سن وفات
مولانا جلال الدین رومی	۶۷۲
شمس الدین محمد النعیمی الفقیہ الشافعی	۶۳۱
ابو الفضل محمد طاؤس النفی العراقی	۶۳۱
القرافہ علامہ شہاب الدین احمد البہنسی	۶۸۴
ابراہیم بن سلیمان مخارد مشقی	۶۵۱
ابو اسحاق ابراہیم المرادی اندلسی	۶۶۸
شیخ صد الدین قونیوی	۶۳۰
شیخ محی الدین العزلی صاحب فتوحات	۶۳۸
امام ابو منصور عبد السلام	۶۱۱
شیخ عماد الدین ابو صالحؒ	۶۳۳
شیخ ابو المحاسن فضل اللہؒ	۶۵۴
خواجہ شریف زندنی	۶۱۲
خواجہ عثمان ہارونیؒ	۶۱۷
خواجہ معین الدین حسن سنجری	۶۳۳
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی	۶۳۴
خواجہ سلطان التارکین حمید الدین صوفیؒ	۶۷۳
شیخ جلال الدین تبریزی	۶۴۲

اسماء گرامی	سن وفات
خواجہ فخر الدین چشتی اجمیری	۶۵۵
سید یعقوب صدر دیوان زنجانی لاہوری	۶۱۴
شیخ فرید الدین شکر گنج	۶۶۴
قاضی حمید الدین ناگور بن محمد عطا	۶۷۸
شیخ برہان الدین محمود ابوالخیر	۶۸۶
علی احمد صابر کلیری	۶۹۰
شیخ بدر الدین بخاری	۶۹۰
شیخ منتخب الدین زری زر بخش	۶۹۵
شیخ شہاب الدین سہروردی	۶۳۲
سید نور الدین مبارک غزنوی	۶۴۷
شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی	۶۶۶
شیخ حسام الدین بدانوی	۶۸۷
شیخ فخر الدین عراقی	۶۸۸
سید جلال الدین بخاری میر سرخ	۶۹۰
شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی	۶۹۱
مرید شہاب الدین سہروردی	۶۹۱
شیخ بدر الدین غزنوی	۶۹۷

صدی ہشتم	
اسماء گرامی	سن وفات
سید میران خواجہ شمس الدین صاحب مرج	۷۰۱
ابن دقیق العبد تقی الدین محمد التقشیری مصنف شرح عمدہ کتاب افتراح وغیرہ	۷۰۳
سید محمد کرمانی	۷۱۱
شیخ شمس الدین ترک پانی پتی	۷۱۵
قاضی محی الدین کاشانی	۷۱۹
شیخ شرف الدین بو علی قلندر	۷۲۴
سلطان المشائخ نظام الدین اولیا بداونی	۷۲۵
خواجہ امیر خسرو چشتی	۷۲۵
میر حسن علامی سنجری	۷۳۶
شیخ برہان الدین غریب اورنگ آبادی	۷۳۸
مولانا فخر الدین رازی مصنف تفسیر کبیر	۷۴۸
ابو حبان اثیر الدین محمد بن یوسف	۷۴۵
احمد بن الحمد الحسینی النھکاری	۷۶۳
ابن الرفعہ امام نجم الدین احمد انصاری	۷۱۰
مولانا برہان الدین بن علی الواسطی	۷۴۴

اسماء گرامی	سن وفات
جمال الاسلام کمال الدین ابن الزملکانی	۷۲۷
شمس الدین محمد بن شامہ الحنبلی	۷۰۸
امام تقی الدین علامہ سبکی الشافعی مصنف شرح امام نوزی شرح منہاج سیف المسلول	۷۵۶
قاضی القضاۃ تاج الدین سبکی مصنف جمع الجوامع حاشیہ شرح منہاج بیضاوی طبقات حنفیہ وغیرہ	۷۷۱
مولانا علاؤالدین بلبان الفارسی الزاوردی عیسی بن مسعود	۷۳۱
ابو الروح مصنف شرح مسلم مناقب امام مالک الرد علی ابن تیمیہ	۷۴۳
مولانا الحافظ محمد بن احمد الذھبی صاحب تذکرہ	۷۴۸
محمد بن یوسف الغرناطی الفقیہ	۷۴۵
جمال الدین عبداللہ الزیلعی صاحب بحر الرائیق	۷۶۲
القطب الحلبی شیخ الاصاف قطب الدین بن منیر	۷۳۵
مغلطاوی بن قلیج مصنف شرح بخاری و شرح ابن ماجہ جامع فقہ الحنفی	۷۶۲
امام عبداللہ یافعی صاحب تاریخ روضہ الریاحسین	۷۵۵
شیخ ضیاء الدین نخشی	۷۵۱
شیخ کمال الدین علامہ	۷۵۶

اسماء گرامی	سن وفات
شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی	۷۵۷
شیخ جلال الدین محمود پانی پتی	۷۶۵
سید محمد بن سید مبارک کرمانی	۷۷۰
شیخ یوسف المعروف براجو قتال چشتی	۷۷۴
سید تاج الدین شیر سوار	۷۷۴
خواجہ عارف ریوگری	۷۱۵
خواجہ محمود ابوالخیر فضنوی	۷۱۷
خواجہ علی رامیتنی	۷۲۱
خواجہ محمد بابا سماسی	۷۵۵
خواجہ سید امیر کلال	۷۷۲
خواجہ بہاؤالدین نقشبندی البخاری	۷۹۱
ظہیر الدین عبدالرحمٰن	۷۱۶
شیخ ضیاء الدین رومی	۷۲۱
شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی	۷۳۵
شیخ حمید الدین ابو حاکم القریشی	۷۳۰
شیخ علاؤالدین ملتانی ؒ	۷۴۰
سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاںگشت	۷۸۵

اسماء گرامی	سن وفات
سید سکندر بن سید مسعود منگرولی	۷۷۰ھ
شیخ صلاح الدین معروف شیخ سیلان در محی آباد یونہ اکسودہ اند شاہ بدر الدین خلیفہ سلطان الاولیاء در قصبہ پین ضلع کو ہکن آسودہ	۷۵۹ھ
اند صاحب الکرامات الباہرہ	۷۴۱ھ
مخدوم شیخ حسام الدین ملتانی میر منصب الدین علامہ لاہوری صاحب	۷۳۶ھ
قطبی میر در منطق	۷۱۰ھ
شیخ نجیب الدین زدوسی	۷۳۳ھ
رکن الدین علامہ الدولہ سمنانی	۷۳۶ھ
شیخ شرف الدین یحی منیری	۷۷۲ھ
شیخ اسحاق کازرونی ثم الاہوری	۷۸۶ھ
امیر کبیر سید علی ہمدانی	۷۸۴ھ
شیخ مظفر بلخی	۷۸۸ھ
شیخ یوسف الحسن الکورانی	۷۶۸ھ
شیخ یاقوت العرشی	۷۰۷ھ
مولانا حسن یحی اللہ ھجی	۷۵۰ھ
مولانا حمید الدین دہلوی	۷۶۴ھ
قاضی عبد المقتدر دہلوی	۷۹۱ھ

اسماء گرامی	سن وفات
خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی	۷۹۲
شیخ علاؤالدین علاؤالحق بنگالی	۸۰۰
مخدوم حسام الدین فتحپوری	۸۰۰
مولانا ظہیر الدین خلوتی	۸۰۰
صدی نہم	
مولانا یعقوب چشتی	۸۰۱
شیخ سید ضیاء الدین الحسنی الحسینی عالم ظاہری وباطنی	۸۰۱
مولانا سعد الدین تفتازانی	۸۰۸
سید شرف الدین مشہدی	۸۰۸
شہاب الدین ابو الفضل	
احمد ابن حجر العسقلانی مصنف اصابہ تقریب التہذیب الیضاح	۸۵۲
شہاب الدین احمد البوصیری	۸۴۰
ولی الدین ابو زوعہ احمد العراقی	۸۲۶
امام تقی الدین ابو العباس الشمنی احمد بن ابراہیم الکنانی	۸۷۲
عسقلانی المالکی	۸۷۶
سید الناس یعمری اندلسی محمد بن احمد	۸۳۴
محمد بن علی بن یعقوب القلابانی	۸۵۰

اسماء گرامی	سن وفات
سراج الدین ابو حفص عمر الکنانی	۸۰۵
ابن الملقن سراج الدین	
ابو حفص عمر الکنانی	۸۰۸
مولانا سیف الدین البختمری	۸۸۱
مولانا بدر الدین محمد ابن دمانی	۸۲۷
صلاح الدین خلیل افقهی	۸۲۱
مولانا بدر الدین محمد الزرکشی شافعی مصنف منہاج شرح بخاری شرح جمع الجوامع	۸۹۴
قاضی القضاۃ علم الدین عالم بلقینی الشافعی	۸۶۸
قاضی القضاۃ شمس الدین محمد الجزری صاحب حض الحصین	۸۳۳
مولانا مجد د الدین فیروز آبادی صاحب القاموس	۸۱۷
مولانا کمال الدین محمد المعروف ابن الہام شیراسی	۸۸۰
حضرت شاہ نعمت اللہ ولی خراسانی شیخ فقیہ علی مخدوم الشافعی المہایمی مصنف تفسیر رحمانی وحاشیہ زوارف علی الموارف تاریخ الاولیاء	۸۳۴
سر سید اشرف جہانگیر سمنانی	۸۰۸
شیخ فتح اللہ اودہی	۸۲۱
شیخ عین الدین قتال	۸۲۲
خواجہ بندہ نواز حسینی گیسودراز	۸۲۵

سن وفات	اسماء گرامی
۸۳۶	شیخ احمد عبدالحق ردولی
۸۴۰	شیخ قوام الدین چشتی
۸۴۸	قاضی شہاب الدین دولت آبادی مصنف تفسیر بحر مواج ہفت جلد
۸۹۲	سید شاہ ابو محمد حسین قادری
۸۴۷	سید شریف النعمانی
۸۹۵	سید غیاث الدین قادری
۸۷۵	شیخ جلال الدین البلقینی الشافعی شیخ السلام
۸۴۹	غوث الورا فقیہ حسن قادری
۸۵۷	مولانا شیخ شمس الدین الحنفی شیخ الاسلام
۸۹۱	شیخ علی بن شہاب جد امام شعرانی
۸۵۹	شہاب الدین تحال
۸۹۷	شیخ محمد الخضری
۸۵۵	شیخ عثمان بن الخطاب
۸۹۵	شیخ حسین ابو علی العارف
۸۰۸	شیخ محمد بن احمد الفرعلی
۸۳۵	شیخ احمد بن سلیمان الزاہد
۸۵۸	شیخ مدین ابن احمد الاشمونی

اسماء گرامی	سن وفات
شیخ محمد ابوالمواہب الشازلی	۸۲۰
میر سید بدر اللہ الحسینی	۸۴۹
شیخ نور الدین قطب عالم بنگالی	۸۵۱
سید ابوالفتح جونپوری	۸۵۸
شیخ شمس الدین ظاہر چشتی	۸۸۱
شاہ جلال الدین گجراتی	۸۸۱
شیخ حسام الدین مانکپوری	۸۸۲
شیخ سعد الدین خیر آبادی	۸۸۲
شیخ مینا لکھنوی	۸۷۴
سید محمد بن جعفر المکی	۸۹۱
خواجہ علاؤالدین عطار نقشبندی	۸۰۲
خواجہ علاؤالدین بخاری	۸۰۲
میر برہان بن میر کلاں	۸۰۵
خواجہ حسام الدین الشاشی	۸۱۹
خواجہ محمد پارسا حافظی البخاری	۸۲۲
سید شریف علامہ جرجانی	۸۲۵
شیخ سیف الدین مقبول نقشبندی	۸۲۸

سن وفات	اسماء گرامی
۸۵۱	خواجہ یعقوب چرخی صاحب التفسیر
۸۵۲	خواجہ علاؤالدین غجدوانی
۸۵۵	مولانا عمر ماتریدی المتقی
۸۶۲	خواجہ سعد الدین کاشغری
۸۹۵	خواجہ عبیداللہ احرار نقشبندی
۸۲۷	شیخ راجو قتال بخاری
۸۴۷	سید ناصر الدین بن مخدوم جہانیاں جہانگشت
۸۵۶	قطب عالم سید برہان الدین احمد آبادی
۸۹۰	شیخ عبداللہ شطاری صدیقی
۸۸۹	ابوابرکات شاہ عالم احمد آبادی
۸۸۱	شاہ نعمان برہانپوری عارف باللہ
۸۲۰	سید احمد بخاری مرتضیٰ آبادی جامع العلوم
۸۳۳	شیخ احمد مخدوم جنیدی
۸۴۴	ابوالفضل شاہ حمزہ حسینی
۸۱۳	شیخ کمال خجندی
۸۱۸	میر سید شریف علامہ جرجانی
۸۳۷	شاہ قاسم انوار تبریزی

اسماء گرامی	سن وفات
مولانا شیخ احمد تھانیسری	۸۰۵
زین الدین الخوانی	۸۳۸
قاضی شہاب الدین عمر دولت آبادی	۸۴۹
شاہ بہاؤالدین گنج بخش کشمیری	۸۴۹
شیخ احمد کتھو مغربی	۸۴۹
مولانا جلال الدین محلی الشافعی	۸۶۴
مولانا علی قوشجی المنطقی	۸۷۸
شیخ سراج الدین فاروقی	۸۱۷
مولانا شاہ زاہد بخاری	۸۹۳
شیخ محمد حسن التستری	۸۹۷
مولانا عبدالرحمن جامی	۸۹۸
ابوالعباس احمد المعروف مرزوق	۸۹۹
ملا معین ہراتی	۸۹۹
سید بہاؤالدین شطاری	۹۰۰
صدی دہم	
مولیٰ محمد بن ابراہیم بن خطیب الشہیری خطیب زادہ	۹۰۱
ملازادہ عثمان الشہید شمس الدین	۹۰۱

سن وفات	اسماء گرامی
۹۰۱	مولی مصطفےٰ قسطلانی
۹۰۱	مولانا سماء الدین دہلوی
۹۰۳	محمد ابراہیم روحی علی فناری
۹۰۵	یوسف اخی چلپی مصنف زخیرہ العقبی
۹۰۵	مولانا مسعود شیروانی
۹۰۷	مولانا معین الدین فراہی
۹۴۳	سید عبداللہ بھاکری
۹۴۲	شیخ ابراہیم بن عصغیر المراتی
۹۳۵	شیخ عبدالقادر الاشطوطی
۹۷۵	شیخ احمد السطیحہ
۹۳۷	شیخ علی الددیب
۹۲۰	شیخ محمد الفاضل شربینی
۹۳۲	شیخ عبدالحکیم بن مصلح المتراوی
۹۳۲	شیخ محمد الشناوی
۹۲۵	شیخ ابوبکر الحدیدی
۹۳۵	شیخ ابو مسعود الجارحی
۹۳۹	شیخ علی نور الدین المرصفی

اسماء گرامی	سن وفات
شیخ محمد سردی ابوالحمایل	۹۳۲
شیخ عبدالقادر بن العنان	۹۲۰
شیخ السلام زکریا انصاری الخرزجی	۹۲۶
شیخ ابوالعباس الغمری	۹۰۵
شیخ محمد بن عنان ثانی سفیان	۹۲۲
شیخ محمد المغربی الشازلی	۹۱۵
شیخ علی الحلی صاحب الدیوان	۹۰۷
مولانا شہاب الدین احمد ابن الحجر المکی الیتمی تلمیذ ابن حجر عسقلانی مصنف شرح اربعین نووی زواجہ صواعق محرقہ ردروافض تلدید السقیان فی مناقب النعمان ردابن تیمیہ انی رجیہ زواجر شرح عین العلیم وغیرہ	۹۷۵
مولانا شیخ علی متقی جونپوری فقیہ ومحدث صاحب علوم ظاہری وباطنی مولانا شیخ عبدالحق دہلوی مرید شیخ عبدالوہاب اور وہ مرید شیخ علی متقی کے تھے اور وہ شیخ باجن برہانپوری کے اور وہ شیخ حسام الدین ملتانی کے اور وہ شیخ ابوالحسن بکری مکی کے تھے انکا حال اخبار الاخیار میں اور تاریخ الاولیاء میں مفصل مندرج ہے۔	۹۷۵
مولیٰ طاہر پٹنی محدث مصنف مجمع البحار تذکرہ موضوعات وغیرہ	۹۸۲
مولیٰ عبدالغفور لارتی تلمیذ مولانا جامی	۹۱۲

اسماء گرامی	سن وفات
مولانا میاں خاتم سنبھلی جامع معقول و منقول فقیہ متورع صاحب باطن تھے	۹۶۸
مولانا جمال الدین مفتی دہلوی	۹۸۴
سید محمد غوث گیلانی اُچی	۹۲۳
حمید الدین افضل الدین قاضی قسطنطنیہ	۹۰۸
شیخ علی بن الحمال	۹۰۹
ملا حسین واعظ کاشفی صاحب تفسیر حسینی	۹۱۰
اخوند میر صاحب	۹۱۰
شیخ عبدالجلیل لاہور قطب العالم لقب قاضی نجم الدین گجراتی	۹۱۱
محمد بن مصطفی محشی بیضاوی	۹۱۱
مصطفی بن اوحد الدین	۹۱۱
شیخ علی نقشتی انصاری	۹۱۷
شیخ الاسلام احمد بن یحی محشی تلوتیح	۹۱۶
قاسم بن خلیل صاحب تعلقات	۹۱۹
مولانا فصیح الدین محمد نظامی محشی نوری	۹۱۹
خلیلی قاضی عسکریہ دار القضاء	۹۲۰
محمد محی الدین عمادی	۹۲۰
عبدالبر بن شحنہ صاحب ذخائر الحنفیہ	۹۲۱

اسماء گرامی	سن وفات
شیخ عبد الرحمٰن بن علی موئد زادہ	۹۲۰
مخدوم سید عبد القادر ثانی	۹۴۰
میر سید مبارک لاہوری	۹۶۲
شاہ عبد القادر گنج سوائی	۹۷۸
جمال الدین ابو الحسن شیخ موسیٰ	۹۷۸
شیخ محمد بن حسن قادری	۹۴۴
شیخ محمد عیسیٰ جونپوری	۹۱۱
شیخ عبد القدوس گنگوہی	۹۴۵
شیخ عبد الرزاق جھنجھی نوری چشتی	۹۴۹
خواجہ نور الدین تاشکندی	۹۱۷
مولانا ناصر الدین اترادی سمرقندی	۹۲۵
قاضی محمود دریائی گجراتی	۹۲۰
شیخ ابو الفتح ہدایت اللہ شطاری	۹۴۲
شیخ جلال بن شاہ نظام الدین	۹۵۱
سید محمد قادری شیخ الشیوخ	۹۴۹
قاضی ابو سعید ابن قاضی زید الدین بحر العلوم	۹۵۸
مخدوم علاؤ الدین مدفن برہان نگر	۹۵۵

سن وفات	اسماء گرامی
۹۴۳	سید عبد القادر گیلانی ثانی
۹۵۶	سید مبارک علی حقانی لاہوری
۹۵۹	شاہ حمزہ الحسینی
۹۴۲	شیخ جمالی خلیفہ مولانا سماء الدین
۹۸۴	مخدوم سلطان شیخ حمزہ کشمیری
۹۱۱	علامہ مولانا جلال الدین سیوطی الحافظ الشافعی تصنیفات پانسو جلد سے زیادہ ہے
۹۳۶	مولانا شعیب المغربی
۹۵۴	سید رفیع الدین صفوی
۹۵۰	سید علی الخواص الیولیسی
۹۵۶	مولانا رضی الدین
۹۶۸	میر سید عبد الدول الحسینی صاحب فیض الباری شرح بخاری
۹۷۹	شیخ سلیم چشتی فتحپوری
۹۷۰	شیخ محمد غوث گوالیاری قطب الوقت
۹۷۳	مفتی تلا فیروز
۹۷۵	شیخ علی متقی جونپوری
۹۷۸	شیخ عبد اللہ ربانی

سن وفات	اسماء گرامی
۹۸۲	محمد ابو سعود صاحب تفسیر ارشاد العقل
۹۸۳	مولانا کلاں
۹۸۵	شیخ اسحاق قادری
۹۸۸	مولانا احمد المعروف قاضی زادہ صاحب نتائج الافکار
۹۸۹	شیخ جلال الدین تھانیسری
۹۲۲	عبدالحکیم بن علی قسطمونی
۹۲۲	اسمد ناجی زادہ
۹۲۳	مولانا البداد جونپوری
۹۲۳	ابراہیم بن عبدالرحمٰن صاحب فتاویٰ فیض المولیٰ
۹۲۲	شہاب الدین احمد القسطلانی المصری شرح بخاری مواہب الدنیہ شرح شاطیبہ مناقب سیدنا عبدالقادر جیلانی
۹۲۷	مولانا عبدالرحمٰن بن البداد عثمانی
۹۲۷	خواجہ مولانا اصفہانی شیخ احمد مجدد شیبانی
۹۲۸	قاضی امتیاز الدین
۹۲۸	مولانا غیاث الدین روحی
۹۲۹	شیخ تاج الدین ذاکر
۹۳۰	میر جمال الدین محدث صاحب روختہ الاحباب

اسماء گرامی	سن وفات
شیخ محمد ہاشم گجراتی	۹۳۲
سید حسن العراقی	۹۳۳
شیخ زین الدین داؤد القریشی	۹۹۰
شیخ سراج الدین جنید مصنف تاریخ فرشتہ	۹۹۰
مولانا عبد اللہ سلطان پوری	۹۹۰
شیخ لشکر محمد عارف باللہ برہان نپوری	۹۹۳
شیخ مولانا وجیہ الدین گجراتی العلوی	۹۹۸
سید شاہ اسماعیل القادری	۹۹۹
امام عبد الوہاب الشعرانی الشافعی المصری جامع علوم ظاہری و باطنی و خلیفہ سید علے الخواص	۹۹۹
سید الکبیر شیخ عبد اللہ السعید سوس متوطن قدیم مدفن احمد آباد	۹۹۹
شیخ فتح اللہ سنبھلی	۹۹۹
صدی یازدہم	
شیخ عبد الوہاب متقی	۱۰۰۱
شیخ مبارک صاحب تفسیر عیون المعانی	۱۰۰۱
مولانا محمد بدر الدین منشی الاقحصاری	۱۰۰۱

اسماء گرامی	سن وفات
شیخ یعقوب صرفی	۱۰۰۳
محمد بن عبد اللہ تمر تاشی	۱۰۰۴
ملک الشعرا شیخ ابو الفضل فیض اکبر آبادی صاحب تفسیر سواطع الالہام غیر منقوط	۱۰۰۴
ابن نجم مصری	۱۰۰۵
ابراہیم بن محی الدین دمشقی	۱۰۰۶
محمد بن عبد المالک بغدادی	۱۰۰۶
مولانا عبد اللہ انصاری سلطانپوری صاحب کشف الغمہ	۱۰۰۶
شیخ ابراہیم بن کسائی دمشقی شیخ القراء	۱۰۰۸
خواجہ باقی باللہ مرشد مجدد الف ثانی	۱۰۱۲
عبد الحلیم بن محمد اخی زادہ	۱۰۱۳
ملا علی القاری بن سلطان ہروی صاحب المرقات	۱۰۱۴
مولانا سید صبغت اللہ بھروچی	۱۰۱۵
اخوند ملا محمد کمال الدین لاہوری	۱۰۱۷
شیخ نظام الدین تھانیسری صاحب تفسیر نظامی	۱۰۲۴
ابو بکر طرابلسی	۱۰۲۶
ابو بکر بن شعیب خادم قطب ربانی	۱۰۲۷

سن وفات	اسماء گرامی
۱۰۳۰	بہاؤالدین عاملی
۱۰۳۰	مولانا شیخ احمد شوربانی قصوری
۱۰۳۲	محمد عاشق بن عمر
۱۰۳۴	مولانا شیخ احمد فاروقی سرہندی مجددالف ثانی نقشبندی
۱۰۱۷	ملا عبدالسلام لاہوری محشی بیضاوی
۱۰۳۸	مولانا عبدالقادر بن شیخ عبداللہ الحضر موتی عیدروس
۱۰۳۸	سید سعداللہ سلونی
۱۰۳۹	ملا عظمت اللہ سہارنپوری
۱۰۴۰	مصطفےٰ بن محمد عزمی زادہ صاحب در غرر
۱۰۴۰	ابوالیمین بن عبدالرحمٰن حلوی
۱۰۴۰	میر فیض اللہ
۱۰۴۸	شیخ ابراہیم احسانی
۱۰۵۰	شاہ محمد تھانیسری
۱۰۵۵	مخدوم شیخ عبدالرشید
۱۰۵۶	مولانا شیخ عبدالحق دہلوی محدث
۱۰۵۷	مولانا حیدر پتلوکاشمیری
۱۰۵۸	شیخ مہیب اللہ اکبر آبادی شامی فصوص الحکیم

اسماء گرامی	سن وفات
خواجہ بہاری	۱۰۶۰
حضرت میر سید ابو اعلیٰ اکبر آبادی صاحب سلسلہ ابو العلائیہ جامع علوم ظاہری وباطنی	۱۰۶۱
قاضی محمد اسلم	۱۰۶۱
شیخ محمد فاضل جونپوری	۱۰۶۴
ملا خداوند گار!	۱۰۶۳
مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی	۱۰۶۷
مصطفیٰ کاتب چلپی	۱۰۶۷
حسن بن عمار مصری	۱۰۶۹
احمد شہاب خفاجی	۱۰۶۹
شیخ زین العابدین مصری صاحب فتح الغفار (شرح مستطار)	۱۰۷۰
شیخ محمد سعید سرہندی خازن الرحمتہ	۱۰۷۰
ابو البقاء العرضی مصنف معاون الذہب	۱۰۷۱
مولانا عبد الکریم بن مولانا اخوندہ درویزہ	۱۰۷۲
شاہ ملابہ خشی	۱۰۷۲
محمد آفندی دمشقی شارح بخاری	۱۰۷۲
شیخ نور الحق بن عبد الحق صاحب تسیر القاری	۱۰۷۳

اسماء گرامی	سن وفات
ابراھیم اہل سلمہ	۱۰۷۶
محمد بن ابی الصفاد مشقی	۱۰۷۷
شیخ ابراہیم بن عبد الرحمٰن عمادی	۱۰۷۸
شیخ معصوم فاروقی عروۃ الوثقی	۱۰۷۹
مولانا عبد الرشید جونپوری لقب شمس الحق	۱۰۸۰
خیر الدین بن احمد الرملی صاحب شرح کنز	۱۰۸۱
سید اسحاق قادری درگاہ جنیر مین ہی	۱۰۸۱
اسماعیل بن تاج الدین	۱۰۸۵
خواجہ معین الدین بن محی الدین نقشبندی	۱۰۸۰
محمد بن علی حصکفی صاحب در المختار	۱۰۸۸
سید علی صدر الدین	۱۰۹۶
ابراہیم بن عبد الرحمٰن	۱۰۹۵
محمد بن حسن کواکبی صاحب منار منظوم	۱۰۹۶
بابا داؤد کشمیری مصنف اسرار الابرار	۱۰۹۷
شیخ سیف الدین مجددی بن شیخ معصوم	۱۰۹۹
میران سید ولی اللہ بیجاپوری	۱۰۹۹
ملا محمود جونپوری	۱۰۹۴

سن وفات	اسماء گرامی
۱۰۹۹	پیری زادہ مفتی مکہ مکرمہ صاحب شرح موطا
۱۱۰۰	قاضی محمد اسلم ہروی کابلی
۱۱۰۰	ملا قطب الدین شہید سہالوی
۱۱۰۰	اخوند ابوالفتح کشمیری مصنف سیف السائبین
	صدی دوازدھم
۱۱۰۱	میر زاہد بن محمد اسلم محشی موافقہ وحاشیہ شہود و تصدیق
۱۱۰۲	شیخ سیف الدین قندہاری
۱۱۰۲	ابوبکر بن نظام دمشقی
۱۱۰۳	ملا قطب الدین شہید سہالوی محشی عقائد دوانیہ
۱۱۰۸	ابراہیم بن سلیمان فاضل
۱۱۰۸	خواجہ محمد وفا معروف شاہ صالح
۱۱۰۹	مولانا محمد امین کافی
۱۱۱۰	امیر نور العلا بن حضرت ابو العلا
۱۱۱۳	مولیٰ عبد الشکور پتلو
۱۱۱۷	سید مبارک حسینی
۱۱۱۷	سید علی نظام الدین حسینی
۱۱۱۷	سید محمد عربی محدث

اسماء گرامی	سن وفات
شاہ رضا قادری شطاری لاہوری	۱۱۱۸
مولانا محمد محسن کاشمیری	۱۱۱۸
حافظ سید سعد اللہ	۱۱۱۹
مفتی ابو الصفاد مشقی	۱۱۲۰
شیخ جان محمد لاہوری	۱۱۲۰
قاضی حیدر مخاطب قاضی خان	۱۱۲۱
مولوی قطب الدین شمس آبادی	۱۱۲۱
قاضی عبد اللہ مندوزادی	۱۱۱۵
صوفی شاہ محمد فرہاد	۱۱۲۵
مولانا عنایت اللہ کاشمیری	۱۱۲۵
مولانا شیخ غلام نقشبندی عطاء اللہ	۱۱۲۶
شیخ غلام نقشبندی لکھنوی مصنف انوار القرآن	۱۱۲۶
سید اسد اللہ دہلوی	۱۱۲۷
قاضی محب اللہ بہاری	۱۱۲۹
ملا محمد اشرف	۱۱۳۰
حافظ امان اللہ بنارسی	۱۱۳۳
قاضی امان اللہ بن نور اللہ بنارسی	۱۱۳۳

اسماء گرامی	سن وفات
مولانا شیخ عبداللہ شیخ سالم بصری	۱۱۳۴
سید نور محمد بدانوی	۱۱۳۵
مولانا شیخ احمد مصروف ملاجیون استاد عالمگیر بادشاہ غازی مصنف تفسیر احمدی	۱۱۳۸
شیخ عبدالقادر بن ابوبکر مفتی مکہ معظمہ	۱۱۳۸
سید عبدالجلیل واسطی بلگرامی	۱۱۳۸
شیخ عارف حبیب اللہ قنوجی	۱۱۴۰
شیخ علی اصغر قنوجی مصنف ثواقب التنزیل	۱۱۴۰
سید نور اللہ ابو العلائی	۱۱۴۰
شیخ کلیم اللہ جہان آبادی	۱۱۴۱
مولانا طفیل محمد واسطی	۱۱۴۲
ابوبکر بن احمد باعلی المقدسی	۱۱۴۴
عبدالغنی کابلسی	۱۱۴۴
سید محمد بن مصطفیٰ ارض رومی	۱۱۴۶
حاجی محمد افضل	۱۱۴۶
حافظ محمد محسن مجددی	۱۱۴۷
سید جان محمد بلگرامی	۱۱۴۹
حضرت کرم علی شاہ	۱۱۵۰

اسماء گرامی	سن وفات
مولوی امان اللہ شہید	۱۱۵۱
شیخ محمد فاضل بٹالوی	۱۱۵۱
مولانا نور الدین بن محمد صالح احمد آبادی	۱۱۵۵
میر عبد الوہاب منور آبادی	۱۱۵۵
سراج الدین علی خان آروزہ	۱۱۶۹
مولانا محمد عابد لاہوری	۱۱۶۰
سید محمد عابد سنامی	۱۱۶۰
سید عنایت اللہ	۱۱۶۱
ملا نظام الدین بن ملا قطب الدین سہالوی	۱۱۶۱
حکیم علوی خان	۱۱۶۲
مولانا شیخ محمد حیات سندھی	۱۱۶۳
مولانا نور الحق برہانپوری	۱۱۶۳
شیخ محمد اسعد شہید اورنگ آبادی	۱۱۶۴
شیخ عبد اللہ بن سالم بصری	۱۱۶۴
حاجی عبد الولی طرخانی	۱۱۷۰
مخدوم شاہ عزت اللہ حیدر آبادی	۱۱۷۰
اخوند محمد عبد اللہ یسوی	۱۱۷۱

اسماء گرامی	سن وفات
سید محمد یوسف بلگرامی	۱۱۷۳
سید محمد اشرف حسینی	۱۱۷۳
مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی محدث	۱۱۷۶
ابو بکر بن منصور حلبی	۱۱۷۷
مولانا رستم قنوجی صاحب تفسیر جامع الصغیر	۱۱۷۸
اخوند ملا ابو الوفا کاشمیری	۱۱۸۸
سید عاشق شاہ بخاری	۱۱۸۵
حاجی نعمت اللہ نوشہری	۱۱۸۳
سید شاہ رکن الدین قربی	۱۱۸۳
ابراہیم بن علی رومی	۱۱۸۹
مولانا برہان الدین عظیم آبادی	۱۱۸۹
محمد صدیق لاہوری	۱۱۹۳
سید قمر الدین اورنگ آبادی	۱۱۹۳
میرزا مظہر جان جاناں عرف شیخ شمس الدین	۱۱۹۵
سید نور الہد اورنگ آبادی	۱۱۹۹
مولانا غلام علی آزاد بلگرامی صاحب سبحہ المرجان	۱۱۹۹
عبد الرشید جونپوری	۱۲۰۰

اسماء گرامی	سن وفات
میر غلام علی آزاد مولف سبحہ المرجان	۱۲۰۰
خواجہ نصریاب ابن محمد داراب	۱۲۰۰
صدی سیزدھم	
شاہ حسن رضا قادری	۱۲۰۱
سید بدر الدین رفائی	۱۲۰۳
شیخ عبدالرحیم محدث دہلوی	۱۲۰۳
شاہ رکن الدین المتخلص عشق	۱۲۰۴
مولوی شاہ عبدالقادر فخری	۱۲۱۲
شاہ محمد دریم مدفن جہانگیر نگر عرف ڈھاکہ	۱۲۱۲
شیخ اسلم کاشمیری	۱۲۱۴
شیخ علی رفیقی	۱۲۱۸
رفیع الدین مراد آبادی	۱۲۱۹
شیخ الاسلام مفتی قوام الدین محمد	۱۲۲۳
مولانا عبدالباسط قنوجی	۱۲۲۳
سید حام الدین رفائی	۱۲۲۵
قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۱۲۲۵

اسماء گرامی	سن وفات
مخدوم شاہ حسن عظیم آبادی	۱۲۲۵
بحر العلوم مولانا عبد العلی لکھنوی	۱۲۲۷
مولانا فرحت اللہ	۱۲۲۹
مولوی علیم الدین قنوجی	۱۲۲۹
قاضی القضاۃ نجم الدین علی خاں کلکتہ	۱۲۳۰
شاہ احمد اللہ ابو العلائی	۱۲۳۳
مولوی سلام اللہ محدث دہلوی	۱۲۳۳
مولوی نعیم الدین قنوجی	۱۲۳۵
مولوی عزیز اللہ اورنگ آبادی	۱۲۳۳
علامہ سید طحطاوی	۱۲۳۶
رحمٰن شاہ کشمیری	۱۲۳۶
مولانا صفی الدین فاروقی	۱۲۳۶
سید شاہ نواز علی	۱۲۳۸
شاہ رحمتہ اللہ سجادہ نشین	۱۲۳۸
مولانا رفیع الدین	۱۲۳۹
مولانا شاہ عبد العزیز	۱۲۴۱
مولانا عبد القادر	۱۲۴۱

اسماء گرامی	سن وفات
مولانا عبدالرحمٰن لکھنوی	۱۲۴۲
حاجی دین محمد نقشبندی	۱۲۴۲
مولوی نور محمد مرحوم	۱۲۴۵
سید نورالدین ہاشم فیض اللہ رفائی	۱۲۴۵
مولوی روح اللہ مدفن سوناپور	۱۲۴۵
خادم الشرح قاضی محمد علی مہانگر قاضی شہر بمبئی	۱۲۴۶
شاہ شمس الدین داناپوری	۱۲۴۹
شاہ ابو سعید نقشبندی مجددی	۱۲۴۹
مولوی محمد ولی اللہ فرخ آبادی	۱۲۴۹
مولوی رشید الدین خان دہلوی	۱۲۴۹
مولوی غلام رسول لاہوری	۱۲۵۰
سید عبدالقادر قادری	۱۲۵۰
قاضی میران رائی مفتی بمبئی	۱۲۵۰
مولوی عسکری ساکن کلیانی	۱۲۵۰
سید شاہ غلام حسین داناپوری	۱۲۵۲
شاہ روف احمد نقشبندی مجددی	۱۲۵۲
مولوی محمد علی سندھی خلیفہ شاہ سلیمان	۱۲۵۳

اسماء گرامی	سن وفات
سید شاہ قمر الدین ابو العلائی	۱۲۵۵
سید شاہ جہان رفاعی	۱۲۵۵
خواجہ ابو البرکات	۱۲۵۶
سید زین العابدین رفاعی	۱۲۵۳
شیخ محمد عابد سندھی	۱۲۵۷
مولوی عبد الرحمٰن	۱۲۵۷
قاضی عبد السلام بدانوی	۱۲۵۷
مولوی کرم اللہ محدث دہلوی	۱۲۵۸
مولوی تراب علی منصور	۱۲۵۸
محمد احسن معروف حافظ دراز پشاوری	۱۲۶۳
مولوی محمد اسحاق دہلوی	۱۲۶۳
خواجہ محمد بازیاب برہانپوری	۱۲۶۳
مولانا شجاع الدین حیدر آبادی	۱۲۶۵
مفتی الحکیم سید محمد عظیم عرف صوفی شاہ چشتی	۱۲۶۵
شیخ طیب بن احمد رفیقی	۱۲۶۲
صوفی دلاور علی شاہ	۱۲۶۵
سید جلال الدین عرف اللہ والے برہانپوری	۱۲۶۲

اسماء گرامی	سن وفات
مفتی یار محمد ساکن دھولیہ	۱۲۶۲
شاہ لقیت اللہ ابو العلائی	۱۲۵۲
سید شاہ عبد الرحمٰن کشمیری	۱۲۷۲
میر جلال الدین حسینی	۱۲۷۳
سید مبارک حسین	۱۲۷۳
مولوی غلام محی الدین بگوئی	۱۲۷۴
غلام محی الدین سجادہ نشین کلیر	۱۲۷۵
مولانا خلیل الرحمٰن مصطفیٰ آبادی	۱۲۷۵
شاہ تراب علی	۱۲۷۵
حافظ محمد عظیم پشاوری	۱۲۷۵
احمد سعید نقشبندی مجددی	۱۲۷۷
مولانا شاہ محمد حسین صاحبِ پھلواری	۱۲۷۸
شاہ سلیمان چشتی ساکن سکھر	۱۲۷۸
مولانا فضل حق خیر آبادی	۱۲۸۰
مولانا شاہ کبیر الدین فردوسی	۱۲۸۰
سید شاہ حسن بیجاپوری	۱۲۸۰
مولوی غلام حسین قنوجی	۱۲۸۰

اسماء گرامی	سن وفات
سید احمد کشمیری القادری	۱۲۸۰
مولوی تراب علی لکھنوی ابوالبرکات	۱۲۸۱
مولانا شاہ سلامت اللہ الہ آبادی	۱۲۸۲
حضرت شاہ امام علی جھنجھنوی	۱۲۸۲
مولانا محمد ابراہیم بن احمد بالمکہ الشافعی	۱۲۸۲
حکیم عبداللہ شاہ	۱۲۸۵
مفتی محمد صدرالدین دہلوی	۱۲۸۵
مولانا حافظ عبدالحلیم لکھنوی	۱۲۸۵
شاہ ابوالحسن	۱۲۸۵
مولوی بشارت اللہ	۱۲۸۶
مفتی محمد یوسف سہالوی	۱۲۸۶
مولانا شاہ امیرالدین سجادہ نشین در علی مخدوم بہاری	۱۲۸۶
مولانا شاہ عبدالرشید نقشبندی مجددی	۱۲۸۷
قاضی سید عزیزالرحمٰن بریانپوری	۱۲۸۸
مولوی سلطان قادری	۱۲۸۸
کالی صاحب نبیرہ مولانا فخرالدین چشتی	۱۲۸۸
مولوی قطب الدین دہلوی نواب	۱۲۸۹

اسماء گرامی	سن وفات
مولوی فضل رسول بدانوی	۱۲۸۹
دویم جمادی الثانی	۱۲۹۲
مولوی مظہر نقشبندی	۱۲۹۲
مولوی حافظ ولی اللہ لاہوری	۱۲۹۳
مفتی سعد اللہ مراد آبادی	۱۲۹۳
مولوی سید معصوم ساکن برار	۱۲۹۴
سید محمد مراد (افندی رومی شاہ)	۱۲۹۵
مولوی محمد عمر رامپوری	۱۲۹۶
مولوی غلام امام شہید الہ آبادی	۱۲۹۶
مولوی شاہ عبدالغنی نقشبندی	۱۲۹۷
مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی	۱۲۹۸
مولوی حید علی فیض آبادی صاحب منتہی الکلام	۱۲۹۷
مولوی احمد علی محدث سہانپوری	۱۲۹۷
سید سعد اللہ نبیرہ یسین غریب نوازنہ باری	۱۳۰۰
شیخ عمادالدین رفیقی	۱۳۰۰
مفتی اسد اللہ الہ آبادی	۱۳۰۰

صدی چودھویں	
اسماء گرامی	
اعلیحضرت فاضل بریلوی شاہ احمد رضا حنفی	
حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن	
حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی	
حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی	
حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی	
حضرت خواجہ نور محمد مہاروی	
حضرت حافظ عبدالخالق	
حضرت خواجہ محکم الدین سیرانی	
خواجہ غلام حسن سواگ شریف	
حافظ جمال اللہ ملتانی	
مولانا حاجی مصلح الدین احمد جونپوری واعظ	
مولانا فیض الحسن سہارنپوری ادیب	
مولانا محمد عبدالحئی لکھنوی جامع العلوم محشیٰ	
مولانا محمد حسن سنبھلی جامع العلوم محشیٰ	
مولانا محمد ارشاد حسین رامپوری جامع العلوم	
مولانا امانت اللہ غازیپوری واعظ	

اسماء گرامی	
مولانا شیخ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی	
علامہ رحمت اللہ مہاجر مدرس	
مولانا مفتی اسد اللہ فقیہ نحوی جونپوری	
مولانا علی عباس ادیب چڑیا کوٹی	
مولانا قاری عبد الرحمٰن پانی پتی محدث	
مولانا محمد ابراہیم آروی واعظ	
مولانا ناصر علی آروی شاعرو واعظ	
مولانا محمد محسن جونپوری	
مولانا حکیم سید قائم علی رئیس کھیتا سرائے	
مولانا الٰہی بخش فیض آبادی مہاجر مکی علامہ	
مولانا فضل الرحمٰن محدث شیخ طریقت	
مولانا عبد القادر بدایون فقیہ	
مولانا محمد نعیم لکھنوی زاہد متوکل جامع العلوم	
مولانا شاہ عبد الرزاق فرنگی محلی عابد	
مولانا حضرت نور پنجابی مدرس مدرسہ صولیتہ ء مکہ مکرمہ	
مولانا حافظ عبد اللہ بن سید حسین فقیہ مجود قاری محدث	
مولانا مفتی عبد الرحمٰن سراج مفتی مکہ معظمہ	

اسماء گرامی	
مولانا حافظ شاہ محمد عبد الحق الہ آبادی مہاجر مکی شیخ وقت	
مولانا محمد ہدایت اللہ خان رامپوری معقولی مدرسہ حنفیہ جونپور علامہ وقت	
مولانا حافظ شاہ محمد حسین طبیب صوفی الہ آبادی شیخ طریقت	
مولانا حافظ احمد حسن پنجابی کانپوری صوفی معقول مدرس	
مولانا عبد العلی آسی مدراسی شاعر ادیب لکھنوی پروفیسر ہائی سکول رامپور	
مولانا ابو الجلال محمد اعظم چڑیا کوٹی ادیب ملازم حیدر آباد دکن	
مولانا محمد فاروق منطقی ادیب چڑیا کوٹی مدرس صوفی	
مولانا سید شیر علی بلند شہری جامع العلوم والفنون ملازم حیدر آباد دکن	
مولانا عبد الحق دہلوی مولف تفسیر حقانی مناظر مشہور اصولی	
مولانا حکیم وکیل احمد سکندر پوری مولف کتب ملازم حیدر آباد دکن	
مولانا سید محمد شاہ محدث رامپوری صوفی واعظ مدرس کامل	
مولانا شاہ سلامت اللہ اعظم گڑھی رامپوری صوفی مدرس و مولف کتب	
مولانا مفتی محمد لطف اللہ بن مفتی سعد اللہ مرحوم رامپوری فقیہ	
مولانا محمد طیب عرب ادیب مدرس اول مدرسہ عالیہ رامپور	
مولانا منور علی محدث رامپوری مدرس حدیث مدرسہ ریاست رامپور	
مولانا محمد ظہور حسین رامپوری مدرس خطیب واعظ جامع مسجد رامپور	
مولانا حافظ محمد وزیر ادیب رامپوری مدرس	

	اسماء گرامی
	مولانا محمد فصل حق۔ معقولی اصولی۔ مدرس مدرسہ رامپور
	مولانا مغراللہ خان۔ مدرس مدرسہ رامپور۔ فقیہ
	مولانا وصی احمد محدث سورتی۔ مدرس مدرسہ پیلی بھیت
	مولانا سعادت حسین بہاری محدث مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ
	مولانا ولایت حسین فقیہ اصولی مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ
	مولانا میر محمد محدث مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ
	مولانا حافظ عبدالروف مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ
	؍؍ : : ،

اسماء گرامی	
مولانا حافظ عبد المجید فرنگی محلی لکھنوی۔ فقیہ واعظ مدرس کالج لکھنوی	
مولانا عبدلحمید فرنگی محلی لکھنوی فقیہ واعظ صوفی	
مولانا عبد الباقی فرنگی محلی لکھنوی فقیہ واعظ صوفی	
مولانا محمد وجیہ اللہ خان معقولی محدث فقیہ مناظر واعظ	
مولانا فتح محمد ولایتی دہلوی معقولی محدث دہلوی فقیہ۔ مدرس	
مولانا عبد الحلیم شرر لکھنوی۔ ادیب مورخ مولف	
مولانا ظہیر احسن شوق نیموی محدث فقیہ مناظر مولف	
مولانا حافظ احمد رضا خان بریلوی فقیہ اصولی مناظر معقولی ادیب العلوم	
مولانا حافظ ذکاء اللہ مولف مورخ شمس العلماء	
مولانا حافظ محمد ناظر حسن مدرس اول مدرسہ محمودیہ ریاست چھتاری	
مولانا عزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ	
مولانا حافظ عبد اللہ ٹونکی معقولی پروفیسر دار العلوم لاہور	
مولانا مفتی محمد لطف اللہ شیخ العلماء المدرسین معقولی فقیہ اصولی	
مولانا غلام احمد فقیہ جید مدرس اول مدرسہ نعمانیہ لاہور	
مولانا عبد الودود صاحب فتوی ودودیہ سابق مدرس اول مدرسہ چاٹگام	
مولانا ذوالفقار علی ادیب سابق مدرس اول مدرسہ چاٹگام	
مولانا امجد علی ادیب صاحب پروفیسر کالج الہ آباد	
مولانا سید علی بلگرامی۔ ادیب مورخ	

آخری گزارش

چونکہ صرف نمونہ پیش کرنا تھا اسی لئے چند بزرگوں کے اسماء گرامی عرض کیے گئے۔ تاکہ یقین ہو کہ تقلید ہی مسلمانی کا نام ہے۔ اگر بقول وہابیہ غیر مقلدین تقلید شرک ہے تو شرک کی بخشش ہرگز نہیں تو پھر اسکا مطلب یہ ہوا کہ تمام عالم اسلام کے اکابر واسلاف کی کوئی بخشش نہیں (معاذ اللہ) اسی لئے ماننا پڑیگا کہ تقلید لازمی اور ضروری ہے اسکی مزید بحث فقیر کی تصنیف "تقلید کا ثبوت" میں پڑھیے۔

"وما علینا الا البلاغ"

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ بہاول پور پاکستان

۱۰ محرم شریف ۱۴۲۱ھ قبل صلوٰۃ العصر بروز اتوار

نوٹ :۔ مقلدین حضرات کی طویل فہرست ہونے کی وجہ سے نام یا سن وفات میں اگر کوئی غلطی ہو گئی ہو تو درست فرما کر ادارے کو مطلع کریں شکریہ (شعبہ نشر و اشاعت)

میٹھی میٹھی سنّتیں (مکمّل)

اور

دعوتِ اسلامی

مؤلف
ابو کلیم محمّد صدّیق

ناشر:
مسلم کتابوی گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

حالات و واقعات و ملفوظات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

القول الجلی مسماۃ

فی

ذکر آثار الولی (اردو)

مؤلف

حضرت مولانا محمد عاشق پھلتی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا محمد تقی انور علوی

ناشر:

مسلم کتابوی گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور

اُویسیہ رضویہ پبلشرز ضلع میانوالی پاکستان

الحمدللہ ملک پاکستان کے دیگر شہروں کی طرح ضلع میانوالی میں بھی اہلسنت وجماعت، عقائد حقہ کی ترویج واشاعت کا کام شروع کر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں اویسیہ رضویہ پبلشرز کے نام سے ایک ادارہ قائم کر دیا گیا ہے۔ اس ادارہ کا کام صرف ایک ہی مقصد ہے کہ اُستاذ العرب والعجم ملک التحریر مصنفِ اعظم اسلام حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالیہ کے ہزاروں ایسے مسودہ جات جو ابھی زیور طباعت سے آراستہ ہونے کے منتظر ہیں۔ پاکستان کے دیگر اضلاع میں (بالخصوص کراچی) میں بڑی تیزی کے ساتھ کام جاری ہے۔ الحمدللہ میانوالی میں اب ایسی ہی تحریک شروع کر دی گئی ہے۔ اس وقت حضور قبلہ فیض ملت کی دو عدد تصانیف ''سید کون؟''۔ ''بدمذہب سید نہیں'' شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے اور آئندہ کا عزم بالجزم رکھتا ہے۔ ادارہ کی کوشش ہوگی کہ حضور قبلہ فیض ملت کی تصانیف کے علاوہ دیگر علمائے اہلِ سنت کی تصانیف شائع کو بھی شائع کرے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک کے تصدق سے اس ادارہ کے معاونین وکارکنان کی اس سعئی جمیلہ کو اپنی بارگاہِ لم یزل میں منظور ومقبول فرما کر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعتِ کبریٰ سے بہرہ مند فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

دعا گو

صاحبزادہ سید محمد منصور شاہ بریلوی اُویسی

انچارج اویسیہ رضویہ پبلیشرز ضلع میانوالی